جلد ۶ ۔ شمارہ ۱

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوّة

انٹرنیشنل

ختم نبوت انٹرنیشنل

برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہیڈ کوارٹر

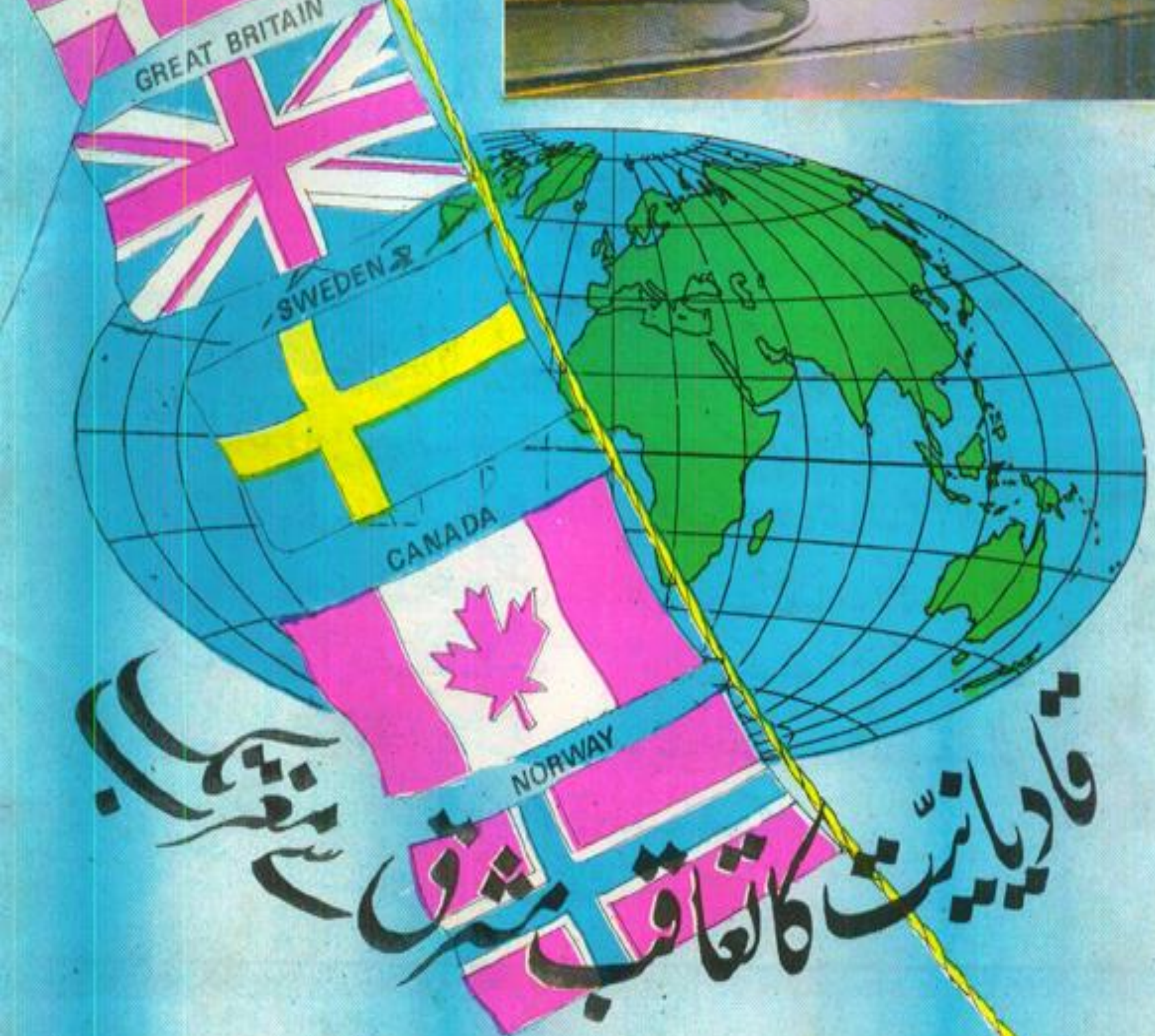

قادیانیت کا تعاقب مشرق سے مغرب تک

شامِ صیام

ماہِ روزہ اور وہ افطار و سحر کا اہتمام
اللہ اللہ کس قدر پُر نور تھی شامِ صیام

آسماں سے زمیں تک برکتیں تھیں بے شمار
ہر طرف سے ہو رہی تھی رحمتِ پروردگار

وہ اذاں مغرب کی وہ دل کش سماں افطار کا
چار سو منظر ہو جیسے بارشِ انوار کا!

انتظارِ شام تھا کس شوق کس اُمید سے
کم نہیں شامِ صیام اے دوست صبحِ عید سے

صبحِ روزہ ہے مبارک حق کے پیاروں کیلئے
شام روزہ ہے مقدس روزہ داروں کیلئے

آسماں سے ہو رہا ہے فضلِ رحمت کا نزول
یا الٰہی بندگانِ حق کے روزے ہوں قبول

ذکر و فکر و توبہ و تسبیح پیغامِ صیام
قلبِ مومن میں ہے غازی عظمتِ شامِ صیام

صبحِ عید

آج پوری ہو گئی ہے اہلِ دل کی ہر اُمید
روزہ داروں کو مبارک ہو جمالِ صُبحِ عید

صبحِ عید اللہ کا بندوں پہ اک انعام ہے
عید اک جشنِ عظیمِ ملتِ اسلام ہے

کوئی دیکھے عید کی صبحِ مبارک کا سماں
ہر طرف مسجدوں میں اک ہجومِ مؤمناں

ہیں مکاں سے لامکاں تک رحمتیں ہی رحمتیں
اور زمیں سے آسماں تک برکتیں ہی برکتیں

وقفِ خوشنودیِ حق سارے مسلماں ہو گئے
اہلِ ایماں کے لئے بخشش کے ساماں ہو گئے

عید لائی ہے پیامِ بندگی اپنے لئے
یہ پیامِ بندگی ہے زندگی اپنے لئے

ملتِ اسلام کی عظمت ہے بے شک صبحِ عید
غازیانِ حق کو اے غازی مبارک صبحِ عید

مسلم غازی

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ — یکم تا ۷ شوال المکرم ۱۴۰۷ھ مطابق ۲۹ مئی تا ۴ جون ۱۹۸۷ء — شمارہ نمبر ۱

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فجی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر / کلور کوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ	غلام حسین
پنڈ دادن خان	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارڈس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ	اے۔ کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	محمد سلمان اشرف بادیہ
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشش	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

ختمِ نبوت کا کامیاب ترین سال

ختم نبوۃ کا مشن وہ مشن ہے جس کا تعلق براہِ راست سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ سے ہے۔ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ اُمت نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے یمامہ کے میدان میں جامِ شہادت نوش فرما کر قربانی کی مثال قائم کردی۔ ابھی کل ہی کی بات ہے، لاہور کی گلیاں اور سڑکیں بھی شہادت دینے کو تیار ہیں کہ یہاں بارہ ہزار کی تعداد میں ختم نبوت کے شیدائیوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔

ختم نبوت کا مشن مقدس بھی ہے اور عظیم بھی، اس راہ میں قربانی دینے والے بھی عظیم ہیں، اسی مقدس مشن کے پیغام کو پوری اُمت تک پہنچانے کے لیے ہم نے صحافت کے میدان میں ۲۹ مئی ۱۹۸۲ء کو قدم رکھا اور "ختم نبوۃ" کا اجرا کیا، مشکلات پیشِ نظر تھیں ہمیں اندازہ تھا کہ جس وادی میں ہم قدم رکھ رہے ہیں وہ انتہائی کٹھن ہے۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد کا پورا یقین تھا ——— ختم نبوت پھیلا، پھولا اور پھر دنیا کے مسلمانوں کی امنگوں کا ترجمان بن گیا۔

ملتِ اسلامیہ کا یہ بین الاقوامی جریدہ آج اپنی ترقی کی منازل طے کر رہا ہے، گذشتہ سال "ختم نبوت" کا کامیاب ترین سال تھا۔ اشاعت الحمدللہ اتنی بڑھ گئی کہ توقع سے زیادہ، روز بروز اس کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہم اللہ کے دربار میں سجدۂ شکر بجالاتے ہیں ——— "ختم نبوت" کی کامیابی اور ترقی پر جہاں مسلمان خوش ہیں، وہاں قادیانیوں کے ہاں ماتم بپا ہے کہ قادیانی ذریت کی تباہی اور ذلت کی کہانی ہر ہفتہ منظرِ عام پر آتی ہے جس سے شاید بہت سے قادیانی بھی بے خبر ہیں۔

ختم نبوت نے جہاں مسلمانوں کے عقائد کے تحفظ کرنے میں مثالی کردار ادا کیا وہاں ملک و ملت کے ان غداروں (قادیانیوں) کو بھی ننگا کیا جو ملک کی معیشت کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے۔ تمام محکموں میں قادیانی افسروں کے طرزِ عمل، بدعنوانیوں کے راز فاش کر کے ثابت کر دیا کہ قادیانی ملک کی معیشت کو تباہ کر کے دوہرا فائدہ اٹھا رہے ہیں کہ اپنے ملک و ملت کو نقصان پہنچانے کے علاوہ مشن کی تکمیل اور دوسرا اپنی تجوریوں کو بھر رہے ہیں اور پھر موقع پا کر ملک سے فرار ہو جاتے ہیں۔

"ختم نبوت" نے اس پہلو سے بھی حکمرانوں اور عوام کو آگاہ کیا کہ ملک میں جہاں کہیں بدامنی، بے چینی، لسانی و گروہی فسادات برپا ہو رہے ہیں وہ قادیانی سازش کا نتیجہ ہے اور قادیانی ٹولہ ان میں ملوث ہے ——— ختم نبوت کا جہاد ان شاء اللہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ باطل کا خاتمہ نہیں ہو جاتا، چاہے اس راہ میں ہمیں کتنی ہی قربانی دینی پڑے ہم اس کے لیے تیار ہیں ہمارے اکابر نے ہمیں یہ تربیت دی ہے۔ گرانی کے اس دور میں جہاں کاغذ کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرتی ہوں وہاں اس معیار کا رسالہ نکالنا ناممکن ہے۔ ہم نے اس چیلنج کو قبول کیا ہے۔ ہم ایک کاروبار کی حیثیت سے صحافت کے میدان میں نہیں آئے بلکہ ہمارا مقصد تبلیغ ہے، یہ خسارہ ہم ان دوست احباب سے پورا کرتے ہیں جو ختم نبوت کے شیدائی ہیں۔ ہم ان معاونین کے لیے دعاگو ہیں جو ہمارے ساتھ مسلسل تعاون فرما رہے ہیں۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہدِ ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی آرزو و تمنا تھی کہ "ختم نبوت" کے نام سے کوئی رسالہ نکالا جائے۔ سابقہ حکمرانوں نے ان کی خواہش پوری نہ ہونے دی۔ الحمد للہ اب "ختم نبوت" کی مسلسل اشاعت سے جو گذشتہ ۵ سال سے جاری ہے ——— ہمارے تمام اکابر کی روح کو یقیناً سکون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ... شاہ جیؒ اور آپ کے رفقاء کے درجات کو بلند فرمائے (آمین)

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کا دن پاکستان کے مسلمانوں کے لیے آزمائش کا دن تھا۔ قادیانیوں پر طاقت کا گھمنڈ سوار تھا۔ وہ مسلمانوں پر اپنا رعب جمانا چاہتے تھے، موقع کی تلاش تھی۔ ادھر ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ایک واقعہ رونما ہوا، قادیانی غنڈوں نے نہتے طلباء پر جو تعطیلات گزار کر واپس آ رہے تھے حملہ کر دیا۔ قادیانیوں کا حملہ کرنا خود ان کے وبالِ جان ثابت ہوا ——— دیکھتے ہی دیکھتے تحریک ختم نبوت چل پڑی۔ تحریک کے شعلے پورے ملک میں پھیل گئے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کا ایک پلیٹ فارم "مجلس تحفظ ختم نبوت" زیر قیادت شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ تشکیل پایا۔ ۳ ، ۵ ، ۱۰ ماہ تحریک چلی، ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیت کے ناسور کو مسلمانوں سے کاٹ کر علیحدہ کر دیا اور کافر قرار دے دیا۔

قادیانیوں نے قومی اسمبلی کے اس فیصلے کو قبول کرنے کے بجائے ایک بار پھر مسلمانوں کو مشتعل کیا، انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کیا جس کے نتیجے میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس نافذ کیا۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر لندن فرار ہوا، وہاں جاکر "اسلام آباد" کے نام سے نیا مرکز خلافت قائم کیا۔ اب یہ برطانیہ کے مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ کس طرح ان کا تعاقب کرتے ہیں (دلچسپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فریضہ ادا کر دیا اور وہاں ایک مرکز قائم کر دیا گیا ہے، تفصیلات آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں)

آج سے ٹھیک ۱۵ سال پہلے یعنی ۲۹ مئی کو ختم نبوت کا اجراء کیا گیا ——— ۲۹ مئی کی اہمیت کیا ہے ——— ۲۹ مئی کی تاریخ نے ایک نیا باب رقم کیا ہے۔ اس دن پاکستان کے مسلمانوں نے متحد ہو کر قادیانیت کو للکارا اور یوں ختم نبوت کی مقدس تحریک کا آغاز ہو گیا۔ مسلمان اس دن کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

ہم آج کے دن ان بارہ ہزار شہداء کو جو ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں شہید ہوئے تھے اور ان شہداء کو بھی جنہوں نے ۱۹۷۴ء میں قربانیاں دی ہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اور ان تمام رہنمایان کرام کو جن کی قیادت میں تحریک کامیاب ہوئی، انہیں ہم سلام پیش کرتے ہیں اور عزم کرتے ہیں اگر دوبارہ ضرورت پڑی تو ہم قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

قادیانیوں کے ارتدادی منصوبے

سندھ ضلع تھرپارکر کا علاقہ تین سال سے اپنے دور کی شدید ترین قحط سالی سے دوچار ہے اور وہاں کے ۶ لاکھ افراد موت کی دہلیز پر پہنچ چکے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں مویشی ہلاک ہو چکے ہیں۔ معاصر عزیز ہفت روزہ تکبیر میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق اسلام کوٹ نامی ایک بستی میں انسان سے زیادہ گائے کی جانیں قیمتی تصور کی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کی "گؤ ماتا" کے لیے ۵۰ سے ۹۰ ہزار روپے کا چارہ محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اور انہیں خالص گھی میں پکی ہوئی باجرے کی روٹی کھلائی جاتی ہے۔ جبکہ ابن آدم مٹھی بھر چاول اور ایک گلاس پانی سے بھی محروم ہے۔ یہاں کے ہندو مسلمانوں کے ساتھ وہی سلوک کرتے ہیں جو بھارت کے برہمن اچھوتوں سے کرتے ہیں۔ ہندو بنیوں نے حکومت کی طرف سے ملنے والے راشن پر قبضہ جما رکھا ہے۔ یہ لوگ ہفتہ میں دو تین مرتبہ ملنے والے راشن کو اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے اپنے گوداموں میں بھر لیتے ہیں۔ اور پھر اسے رضاکارانہ طور پر ہندو بنیوں میں تقسیم کر کے گاؤ ماتا کو کھلاتے ہیں علاوہ ازیں قحط سالی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندو بنیوں نے ۳۰، ۴۰ فیصد سود پر قرضہ دینا شروع کر دیا ہے۔ اس علاقے میں قحط سالی کی وجہ سے مختلف بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں لیکن ان کا کوئی تدارک نہیں۔ صحرائے تھر میں سانپ، بچھو اور دوسرے زہریلے جانور کثرت سے موجود ہیں۔ اور روزانہ کئی لوگوں کو سانپ ڈستے ہیں لیکن علاج ندارد۔ ہندو بنیوں نے آزادی کے بعد سے اب تک یہاں کسی مسلمان کو دکان کھولنے کی اجازت نہیں دی۔ یہاں مسلمان صرف ملازمت کرتے ہیں اسلام کوٹ بظاہر نام سے اسلامی قلعہ معلوم ہوتا ہے لیکن وہ ہندوؤں کا قلعہ بنا ہوا ہے۔ افسران ہندوؤں کے اشارے پر ناچتے ہیں۔ ننگر پارکر جو سرحدی علاقہ ہے اور قحط نے وہاں تباہی مچا رکھی ہے لوگ گھروں کو چھوڑ چھوڑ کر جا چکے ہیں اور گاؤں کے گاؤں اجڑ چکے ہیں۔ اور بہت سے لوگ بھوک کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے۔ آزادی سے پہلے تعمیر ہونے والی مساجد خستہ حال ہیں۔ اگر ان پر توجہ نہ دی گئی تو وہ شہید ہو جائیں گی۔ تھر کے حالات دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے جیسے پاکستان کی سرزمین پر منی ہندوستان قائم ہے۔ اسلام کوٹ کے گرلز اسکول میں قائداعظم کی تصویر کی بجائے "مہاتما گاندھی" کی تصویر آویزاں ہے۔

صحرائے تھر میں قحط زدہ لوگوں کی بھوک اور افلاس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی اسلام دشمن قوتیں سرگرم ہیں۔ سرحدی علاقے ننگر پارکر میں قادیانیوں کا منظم گروہ سرگرم عمل ہے اور ترغیب و تحریص کے ذریعہ لوگوں کو قادیانیت قبول کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ ننگر پارکر میں ارتداد کے خطرے کے پیش نظر تبلیغی جماعتیں دورہ کرتی تھیں لیکن قادیانیوں اور دوسرے اسلام دشمن گروہوں نے یہاں کے لوگوں میں یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ تبلیغی جماعت کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں۔

یہ صورت حال پاکستان کے مسلمانوں اور خصوصاً اسلام کی دعویدار حکومت کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

اعلان تعطیل

بوجہ عیدالفطر آئندہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہیں ہوگا

(ادارہ)

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مَرْفُوْعًا فِیْ حَدِیْثٍ نفطہ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَالدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ وَاللّٰہُ یُحِبُّ اِغَاثَۃَ اللَّھْفَانِ۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر بھلائی صدقہ ہے اور کسی کارِ خیر پر دوسرے کو ترغیب دینے کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا کہ خود کرنے کا ثواب ہے اور اللہ جل شانہٗ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو محبوب رکھتا ہے۔ (کذا فی المقاصد الحسنۃ وبسط فی تخریجہ وطرقہ وذکر السیوطی فی الجامع الصغیر حدیث الدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کفاعلہ من روایۃ ابن مسعود وابی مسعود وسہل بن سعد وبریدہ انس)

فائدہ: اس حدیث پاک میں تین مضمون ہیں۔ اول یہ کہ ہر بھلائی صدقہ ہے یعنی صدقہ کے لیے مال ہی دینا ضروری نہیں ہے۔ اور صدقہ اسی میں منحصر نہیں بلکہ جو بھلائی کسی کے ساتھ کی جائے وہ ثواب کے اعتبار سے صدقہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آدمی کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ ایک صدقہ کیا کرے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کی طاقت کس کو ہے۔ (کہ تین سو ساٹھ صدقہ روزانہ کیا کرے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجد میں تھوک پڑا ہو اس کو مٹا دو، یہ بھی صدقہ ہے راستہ میں کوئی تکلیف دینے والی چیز پڑی ہو اس کو ہٹا دو، یہ بھی صدقہ ہے، اور کچھ نہ ملے تو چاشت کی دو رکعت نفل سب کے قائم مقام ہو جاتی ہیں (مشکوٰۃ) اس لیے کہ نماز میں ہر جوڑ کو اللہ کی عبادت میں حرکت کرنا پڑتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ روزانہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو آدمی پر ہر جوڑ کے بدلہ میں ایک صدقہ ہے دو آدمیوں کے درمیان انصاف کر دو، یہ بھی صدقہ ہے۔ کسی شخص کی سواری پر سوار ہونے میں مدد کر دو، یہ بھی صدقہ ہے، اس کا سامان اُٹھا کر دے دو، یہ بھی صدقہ ہے، کلمہ طیبہ (یعنی لا الٰہ الا اللہ پڑھنا) بھی صدقہ ہے۔ ہر وہ قدم جو نماز کے لیے چلے صدقہ ہے کسی کو راستہ بتا دو، یہ بھی صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دو، یہ بھی صدقہ ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ روزانہ آدمی کے ہر جوڑ کے بدلہ میں اس پر صدقہ ضروری ہے۔ ہر نماز صدقہ ہے، روزہ صدقہ ہے، حج صدقہ ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی راستہ میں مل جائے اس کو سلام کرنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے (ابوداؤد) اور بھی اس قسم کی متعدد روایات وارد ہوئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بھلائی ہر نیکی ہر احسان صدقہ ہے بشرطیکہ اللہ کے واسطے ہو۔

دوسری چیز حدیث بالا میں یہ ذکر کی گئی کہ جو شخص کسی کارِ خیر پر کسی کو ترغیب دے اس کو بھی ایسا ہی ثواب ہے جیسا کرنے والے کو۔ یہ حدیث مشہور ہے۔ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا کہ بھلائی کا راستہ بتانے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو کرنے والا ہو، حق تعالیٰ سبحانہٗ عم نوالہٗ کی عطا اور احسان، بخشش اور انعام کا کیا ٹھکانہ ہے۔ اس کی عطائیں، اس کے الطاف بے محنت ملتے ہیں، مگر ہم لینا نہ چاہیں تو اس کا کیا علاج ہے۔ ایک شخص خود نفلیں کثرت سے نہیں پڑھ سکتا، وہ دوسروں کو ترغیب دے کر نفلیں پڑھوائے اس کو بھی ان کا ثواب ہو، خود نادار ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے مال کثرت سے خرچ نہیں کر سکتا دوسروں کو ترغیب دے کر خرچ کرائے اور خرچ کرنے والوں کے ساتھ خود بھی ثواب کا شریک بنے، ایک شخص خود روزے نہیں رکھ سکتا، حج نہیں کر سکتا، جہاد نہیں کر سکتا، اور کوئی عبادت نہیں کر سکتا، لیکن ان چیزوں کی دوسروں کو ترغیب دیتا ہے، اور خود ان سب کا شریک بنتا ہے۔ بہت غور سے سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ اگر آدمی اپنے آپ ہی ان سب عبادتوں کو کرنے والا ہو تو ایک ہی کے کرنے کا ثواب تو ملے گا لیکن ان چیزوں پر سو آدمیوں کو ترغیب دے کر کھڑا کر دے تو سو کا ثواب ملے گا، اور ہزار دو ہزار کو اور ان سے زیادہ کو لگا دے، تو جتنے لوگوں کو آمادہ کر دے گا سب کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور لطف یہ ہے کہ خود اگر مر بھی جائے گا تو ان اعمال کے کرنے والوں کے اعمال کا ثواب بعد میں بھی پہنچتا رہے گا۔ کیا اللہ جل شانہٗ کے احسانات کی کوئی حد ہے اور کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو لاکھوں کو اپنی زندگی میں دینی کاموں پر لگا گئے، اور اب مرنے کے بعد وہ ان اعمال کے کرنے والوں کے ثواب میں شریک ہیں۔

میرے چچا جان مولانا مولوی محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے، اور مسرت سے فرمایا کرتے

باقی ص ۳۰ پر

آپ بیتی

تحریر: عبدالمجید قریشی

ایک روسی خاتون کی آپ بیتی ملاحظہ فرمائیں :۔

میرے والد ہر اتوار کو گرجا جایا کرتے تھے۔ مگر میری والدہ ایک دن بھی گرجا نہیں گئیں۔ مجھے اس کا بڑا درد تھا۔ میں چاہتی تھی کہ ہمارے محلہ والوں کی طرح میری والدہ بھی گرجا ضرور جائیں اس لیے جب بھی میرے والد گرجا جانے کے لیے تیار ہوتے میں اپنی والدہ سے لپٹ جاتی، دھلے ہوئے کپڑے ان کے سامنے لا رکھتی، انہیں انگلی پکڑ کر کھینچتی، کبھی خود منت کرتی اور کبھی والد کے پاس شکایت لے کر جاتی، یہ اس وقت کی باتیں ہیں جب میں شعور کے نور سے خالی تھی۔

ہفتے میں کئی دفعہ ایسا ہوتا، ہمارے مکان کے تمام دروازے بند ہوتے اور میری والدہ ایک تنہا کمرے میں بیٹھ جاتی۔ میں ان کے چہرے سے معلوم کرتی کہ ان کے لب ہل رہے ہیں۔ اس وقت میں انہیں جھنجھوڑتی، ہنساتی، بلاتی مگر والدہ میری طرف ذرا بھی توجہ نہ کرتیں۔ میں تنگ آکر رونے لگتی اور بگڑ جاتی۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد والدہ مجھے اپنی گود میں بٹھا لیتی تھیں۔ اور جب پیار کرتیں تو میں من جاتی یہ اس وقت کی کہانی ہے جبکہ میرا معصومیت سے پیار تھا۔ جب میں ذرا بڑی ہوئی تو میں نے اپنی والدہ سے یہ راز جاننے کی کوشش شروع کر دی۔ ایک دن موقع پا کر انہیں مہربان دیکھ کر میں نے اپنا حرف مطلب ان کے سامنے پیش کر دیا۔

"آپ والد کے ساتھ کیوں گرجا نہیں جاتیں"

"بیٹی! میرے ماں باپ مسلمان تھے!" والدہ نے جواب دیا۔

اور آپ میں نے پوچھا؟

"مجھے عیسائی کر لیا گیا ہے" والدہ نے افسوس کے ساتھ جواب دیا۔

کیا مسلمان عیسائی نہیں ہوتے؟ میں نے پوچھا۔

"یہ اپنے پڑوس میں تم مسجد دیکھ رہی ہو" والدہ نے جواب دیا۔ جہاں دن میں کئی مرتبہ ایک شخص اونچی آواز سے کچھ پکارتا ہے، جو لوگ اس مسجد میں جمع ہوتے ہیں مسلمان ہیں اور جن لوگوں کو تم گرجے میں دیکھتی ہو وہ عیسائی ہیں۔ تمہارے والد عیسائی ہیں اور میں مسلمان تھی۔ پندرہ سال پہلے میرے والدین قتل کر دیئے گئے اور مجھے عیسائی بنا دیا گیا۔ تمہارے والد دراصل یہاں کے باشندے نہیں ہیں۔ یہ ماسکو میں ڈاکٹر تھے۔ وہاں انہوں نے حکومت کی مخالفت کی تھی اس واسطے یہاں گاؤں میں جلاوطن کر دیئے گئے۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد ہماری شادی ہو گئی۔"

"کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ آپ مسلمان ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"معلوم کیوں نہیں تھا؟ یہی وجہ ہے کہ مجھے گرجا کے لیے نہیں کہتے" والدہ نے جواب دیا۔

"اور وہ بات، آپ چھپ چھپ کر چپکے چپکے کیا پڑھتی ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"بیٹی یہ ہماری نماز اور عبادت ہے۔ وہی نماز جو مسلمان مسجد میں ہر روز پڑھتے ہیں" والدہ نے کہا

میں والدہ سے راز و نیاز کی باتیں کر رہی تھی کہ والد صاحب مکان میں داخل ہوئے، ان کے چہرے پر ہنسی کھیل رہی تھی۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑا سا لفافہ تھا۔ انہوں نے خوشی خوشی والدہ کو مخاطب کیا، اور فرمایا! مبارک ہو میری جلاوطنی کا حکم منسوخ ہو گیا۔ اب ہمیں ماسکو جانے کی تیاری کر لینی چاہیے چند روز بعد ہم تاتار سے ماسکو روانہ ہو گئے۔ میری والدہ بیمار ہو گئیں اور سفر ماسکو کے تمام ہونے سے پہلے ہی آخرت کو روانہ ہو گئیں۔ میں والد صاحب کے ساتھ ماسکو آ گئی مگر میرا دل خوشی سے خالی تھا۔ ماسکو پہنچنے کے تھوڑا عرصہ بعد والد بھی گزر گئے۔ میری عمر اس وقت چودہ برس تھی۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں چودہ برس ماسکو میں رہی اور اب یکلخت غموں کے دوزخ میں ڈال دی گئی ہوں۔

میں تاتار کے ایک اسلامی گاؤں میں پیدا ہوئی اور مسجد کے سائے میں پروان چڑھی تھی۔ میرے بچپن کی تمام کہانی اذان کی صداؤں میں ملفوف تھی۔ میں نے ایک نیک نہاد ماں کے آغوش میں پرورش پائی تھی۔ میں جب کبھی اپنی آنکھ بند کرتی تو مجھے بے شمار تاتاری مسلمان اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھتے نظر آتے تھے، ایک طرف مسلمانوں کی صاف ستھری اور پاک سوسائٹی کا تصور اور دوسری طرف ماسکو کے عیسائیوں کا شراب آلود وحشیانہ اور گندہ ماحول تھا۔ اگرچہ میں نے روحانی معاملات پر کبھی زیادہ توجہ نہیں دی تھی، لیکن روس، امریکہ اور انگلستان میں ایک عمر گزارنے کے بعد میں غیر محسوس طور پر اس بات کی معترف ہو گئی کہ زندگی کی راہ میں انسان کے لیے کسی اصول و ہدایت اور ضابطہ اخلاق کی پابندی ضروری ہے۔ اس لیے میں نے مسیحیت کا مطالعہ کیا مگر رسم و رواج اور اوہام کی بندشوں سے آزاد ہونے کے باوجود مسیحیت مجھے تسکین نہ دے سکی۔ میں مسیحیت کے بنیادی اصولوں (۱) الوہیت مسیح (۲) گنہگاری آدم اور کفارہ کو تسلیم نہ کر سکی۔ مجھے معلوم ہوتا کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر مسیح کی عظیم الشان شخصیت چھائی ہوئی ہے۔ میں کبھی یہ یقین نہ کر سکتی تھی کہ مظلومانہ موت، خواہ وہ شخص کتنا ہی پاکباز ہو، تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ دے سکتی ہے۔ خاص طور پر اس حال میں جب کہ

میں دیکھ رہی تھی کہ دنیا بدستور گناہ کرتی جا رہی ہے اور کفارہ کے متعلق کسی کو یاد تک نہیں ہے کہ کوئی قربانی ہوئی یا نہیں ہوئی؟

اب میں قدرتی طور پر اسلام کی طرف راغب ہوئی۔ میں نے قدرتی طور پر اس لیے کہا کہ مجھ پر اسلام کا ہمیشہ اثر رہا۔ میں نے بچپن ہی سے اسلام کی فضا میں پرورش پائی تھی قرآن پڑھنے سے مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا میں اپنے گھر واپس آ رہی ہوں۔ میں قرآن مجید کو جتنا پڑھتی تھی، اسی قدر میرے دل کا اعتراف بڑھتا جا رہا تھا۔ کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ مگر ان لوگوں کے لئے جو زندگی کے حقائق اور علم و حکمت کے فضائل سے آنکھیں بند کرنا چاہیں۔

میں مجبور ہو گئی کہ مسیح کی تعلیمات کا اسلام سے مقابلہ کروں، میں نے محسوس کیا کہ مسیح کی تعلیمات اپنی تمام تر پاکیزگی اور عظمت کے باوجود یا تو رہبانیت اور زندگی کے انکار کی طرف لے جاتی ہے یا موجودہ زندگی کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کے لیے انسان کو ریاکار، منافق اور نمائش پسند بننے پر مجبور کر دیتی ہے۔ عیسائیت، اسلام کی اس صاف منطق کا مقابلہ نہیں کر سکتی جس کا پہلا اور آخری سبق صرف یہ ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ خدا کی مرضی کے تابع ہو کر تکمیل شرف انسانی کے لیے جدوجہد کرے۔

میں نے دیکھا کہ اسلام میں نہ تو غیر عقلی اور غیر منطقی اصولوں کی بھرمار ہے، نہ نجات کے ساحرانہ نظریے، بلکہ اسلام ایک مکمل ہدایت ہے ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے زندگی کے لیے ہر دور کے لیے، اسلام نہ تو انسانی عقل کی شہادتوں کا انکار کرتا ہے اور نہ انسان کے قدرتی جذبات کا گلا گھونٹتا ہے؟ میں سمجھ ہی نہیں سکی کہ کوئی شخص اسلام کے متعلق ان حقیقتوں کے اعتراف سے کیونکر انکار کر سکتا ہے؟ شاید یہی وجہ ہے کہ اسلام کے بہت سے نکتہ چیں ہر طرف سے مغلوب اور مجبور

باقی ص ۳۰ پر

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

غلام فرید شاکر ـــــ کلورکوٹ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدرجہ غایت محبت تھی۔ آپ کی جدائی ان پر گراں تھی۔ حضرت ثوبانؓ کو یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ اور میں بھی مر جاؤں گا۔ لیکن آنحضرتؐ تو جنت الفردوس کے اعلیٰ درجہ میں ہونگے اور انبیاء علیہ السلام کے ساتھ ہونگے۔ اگر میں جنتی بھی ہوا تو حضور پاکؐ کے پاس کیسے پہنچوں گا۔ یہاں دنیا میں تو آپؐ ہمارے لئے ہر درد کی دوا اور ہر مرض کا علاج ہیں جب بھوکا ہوتا ہوں۔ تو جا کر جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے سیر ہو جاتا ہوں۔ اور آپ کے دیدار سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ الغرض اسی غم سے لاغر اور ضعیف ہوتے جاتے تھے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ ایک دن خاتم الانبیاءؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر رخ انور کی زیارت سے مسرور ہو رہے تھے کہ حضور پاکؐ نے ان کے چہرے کو دیکھ کر شفقت سے پوچھا۔ کہ اے ثوبانؓ تمہارے چہرے کا رنگ کیوں متغیر ہو گیا ہے۔ اور دن بدن کیوں کمزور ہوتے جا رہے ہو۔ تم کو کس بات کا غم ہے اس عاشق صادق نے اپنا سب حال آنحضرتؐ کو سنا دیا۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے مرنے کا کچھ غم نہیں ہے۔ صرف

باقی ص ۳۰ پر

اطباء کرام و معالجین حضرات
آیورویدک
جڑی بوٹیوں کے
کشتہ جات
اور
نمکیات
صحیح اجزاء سے تیار کردہ
قرابادینی مرکبات
پیش کرنے والا ممتاز ادارہ
الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

غازی عبدالقیوم ہزاروی رح

کچھ مزید واقعات وحالات اور تصحیح

جناب مجیب فیوض الرحمٰن صد مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک عظیم اور منفرد تاریخی کارنامہ کو دوبارہ اجاگر کر کے قوم پر احسان کیا ہے۔ اور مبارک ہو منتظمین رسالہ ختم نبوت کو کہ انہیں اس کے شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

ذرا ذہن میں اس دور کو لائیے کہ انگریزی اقبال کا سورج نصف النہار پر ہے۔ ان کا رعب دبدبہ اور ہیبت اقوام عالم پر ہے۔ اپنے زیر نگیں علاقوں پر ظلم اور بربریت کے ذریعہ ایسی فضا پیدا کر دی گئی ہے کہ عوام کو دہشت کی وجہ سے بات کرنے کی بھی جرأت نہ ہو۔ ایسے حالات میں انگریز کی عدالت عالیہ میں انگریز جج کی آنکھوں کے سامنے یہ واقعہ انگریز کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی گونج " محافظ کلیسا " انگریز بہادر کے ملک میں بھی سنی گئی تھی۔ اور وہاں کے مصنفوں کے قلم بھی محتاط ہو گئے اب اس کارنامہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

تیری جبیں کی چمک لے کر تیرے سودائی
سنا ہے آج اندھیروں کو جگمگائیں گے

واقع یوں ہے کہ حضرت غازی رح نے یہ واقعہ جمعہ کے روز جونا مارکیٹ کی مسجد میں سنا۔ جہاں کے امام مسجد ایک حافظ صاحب تھے جو کہ ہزارہ کے رہنے والے بزرگ تھے۔ حضرت غازی نے تمام بات پوری طرح سمجھ کر فیصلہ کیا اور اسی روز جونا مارکیٹ سے ایک ہندو دکاندار سے تین پیسے کا چاقو خریدا اور وہیں اس چاقو کو سان پر تیز کرایا ______ پیشی کے روز چاقو اپنی قمیص کی جیب میں چھپایا اور عدالت میں پہنچ کر نہایت اطمینان سے اس خبیث کے پیچھے بیٹھ گئے۔ دوران کارروائی اس سے بڑی نرمی سے پوچھا کہ یہ ذلیل حرکت تم نے کی ہے اس نے جواب میں منہ موڑ کر پیچھے دیکھا اور تیز نظروں سے غازی کو گھورتے ہوئے ہاں کہا اور پھر عدالت کی کارروائی سننے لگا حضرت غازی رح نے گھٹنے کی اوٹ کر کے نظر بچا کر بیٹھے بیٹھے چاقو نکالا اور آہستگی سے کھولا پھر کھڑے ہوتے اور بائیں ہاتھ سے اس کی ناپاک گردن مضبوطی سے پکڑی اور دائیں ہاتھ سے پہلی کاری ضرب اس کے پیٹ پر لگائی اور چاقو گھونپ دیا اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور پھر زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ لیکن حضرت غازی اس وقت تک وار کرتے رہے جب تک وہ بے حرکت نہیں ہو گیا چشم دید گواہوں کا حلفیہ بیان ہے کہ دونوں جج حواس باختہ کانپ رہے تھے اور یہی کیفیت وکلاء اور سامعین کی تھی حضرت غازی نے قہر بھری نظر سے اس کے بے جان ناپاک لاشے کو دیکھا پھر اپنے خون آلود ہاتھوں پر نظر کی اور پھر چہرہ اوپر کیا نہایت عاجزانہ اور دعائیہ انداز میں اٹھایا گویا کہ فرما رہے ہوں کہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم، اس کے بعد چاقو پھینک دیا اور نہایت سکون سے چلتے ہوئے حیرت زدہ سپاہیوں کے قریب پہنچے اور دونوں ہاتھ ہتھکڑیوں کے لیے بڑھا دیے اس کے بعد شور وغوغا ہوا، عمل یکایک سپاہی فوری طور پر حضرت غازی رح کو لے کر کہیں دور روپوش ہو گئے۔ فوراً مسلح گارڈ عدالت کے باہر تعینات کر دی گئی حیرت زدہ لوگ منتشر ہو گئے۔ یہ احتمال تھا کہ مسلمان غازی موصوف کو گرفتار نہ ہونے دیں گے۔ سرسری کارروائی کے بعد غازی موصوف کو سیشن سپرد کر دیا گیا۔

دوران کارروائی جب سیشن جج نے کہا کہ تم نے قتل کر کے جرم کیا ہے تو حضرت غازی نے بڑے پُر وقار انداز میں جواب دیا جس کا مفہوم یوں ہے، جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کیا تم اپنے بادشاہ کی بے عزتی برداشت کرو گے کیا اس کی توہین کرنے والے کو زندہ چھوڑ دو گے؟ میرا آقا تو شہنشاہوں کا بھی آقا ہے اور غریبوں کا بھی اس کی توادنیٰ توہین بھی قتل سے بڑا جرم ہے۔

سید اسلم بیرسٹر نے لاکھ چاہا کہ حضرت غازی رح اپنے بیان میں تھوڑی سی تبدیلی کریں۔ تاکہ قانون کچھ ان کے حق میں ہو جائے لیکن حضرت غازی نے قطعی انکار کر دیا۔

حضرت غازی رح کا چہرہ بڑا پُر نور تھا۔ داڑھی کے بال سیاہ، روشن آنکھیں، ستواں ناک، قدرے سفیدی مائل رنگ گندمی تھا اس دور کے عام مسلمانوں کی طرح غریبانہ لباس مگر ستھرا۔

حضرت علامہ اقبال رح کے اشعار مندرجہ ذیل کے واقعات کی تفصیل

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور
موت کیا ہے فقط عالم معنیٰ کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خون جنکا حرم سے بڑھکر
آہ اے مرد مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرف لاتدع مع اللہ الٰہ آخر

ان اشعار کی شان ورود کچھ یوں ہے:-

حضرت غازی عبدالقیوم رح کو جب پھانسی دے کر جسم خاکی بغیر مطالبہ کے ورثاء کے سپرد کر دیا گیا، یہ ایک اعلیٰ سطح کی ہندو انگریز سازش کا منصوبہ تھا اور اس میں ایک زبردست دھوکہ تھا۔ انگریز اور ہندو نے ملی بھگت کر کے یہ طے کیا کہ انگریز کی بے عزتی کا بدلہ اور ہندوؤں کے آئندہ محفوظ رہنے کے لیے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ مسلمانوں

کا قتل عام کر کے انہیں دہشت زدہ کیا جائے ۔ اور ہوا بھی یوں کہ مسلمان ان کے دام فریب میں آگئے ۔ غازی شہیدؒ کے جسد خاکی کو جب تدفین کے لیے میوہ شاہ کے قبرستان لایا گیا تو نماز جنازہ کے لیے کراچی کے تمام مرد بچے بوڑھے مسلمان میوہ شاہ کے قبرستان پہنچ گئے نماز جنازہ کے بعد پولیس کے پروردہ غنڈوں نے جنازہ پر قبضہ کر لیا اور اعلان کیا کہ ہم جنازہ تمام شہر میں گھما کر پھر میوہ شاہ لائیں گے ۔ اور تمام اجتماع سے جلوس بنا کر شامل ہونے کی بار بار اپیلیں کرنی شروع کر دیں ، غازیؒ کے بھائی ہمایوں خان ، حاجی ملک عبدالعزیز ، سید اسلم ، مولانا ثناء اللہ ، ملک عبدالخالق نے مل کر اس کو روکنے کی کوشش کی لیکن بھولے مسلمانوں کا سیلاب نہ تھما اور کراچی شہر کی طرف رواں ہو گیا اور یوں کراچی کا مسلمان جیتی ہوئی بازی ہار گیا ۔

جب جلوس چاکیواڑہ کے چوک کے قریب پہنچا جہاں ٹرام ریلوے لائن ختم ہوتی تھی ۔ کہ اچانک گوروں کی ایک پلٹن پہنچی اور ٹرک سے اترتے ہی انہوں نے پوزیشن سنبھال لی ۔ غنڈے جو اشتعال دلا رہے تھے ، غائب ہو گئے اور قبل اس کے کہ جلوس کوئی بات سمجھتا ، فائرنگ شروع ہو گئی اور سینکڑوں مسلمان شہید و مجروح ہو گئے ۔

یہ خبر کراچی کے مسلمانوں پر بجلی بن کر گری اور کافروں کے گھروں میں گھی کے چراغ جلائے گئے اور مٹھائی بانٹی گئی اخباروں پر پابندی لگا دی گئی لیڈروں کی زبان بندی کر دی گئی اور یوں تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو بے خبر رکھا گیا جہاں خبر پہنچی تو فوراً حکومتی کارندوں نے اس خبر کو افواہ قرار دے کر تشکیک میں ڈال دیا ۔ بصد کوشش حاجی عبدالعزیز ، مولانا ثناء اللہ دیگر کارکن اندرون ملک پہنچے رائے عامہ ہموار ہوئی تو پھر حکومت اور ہندو پریس مسلمانان ہند کو دھوکہ دینے کے لیے میدان میں آیا اور نیا شوشہ چھوڑا کہ حکومت شہداء چاکیواڑہ کو معاوضہ ادا کرے اس پر کچھ مسلمان لیڈر بھی شامل ہو گئے ۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے یہ اشعار اسی بات سے متاثر ہو کر لکھے کہ مسلمان کے خون کا معاوضہ اہل کلیسا سے نہ مانگ کہ ان کے خون کا قطرہ بقول حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حرم کعبہ سے بھی بڑھ کر ہے ۔ ان اشعار کی وجہ سے غیور قوم نے اس مطالبہ کا ساتھ نہ دیا ۔

کچھ گمنام ہستیوں کے بارے میں

ایک مشہور قول ہے کہ جو قومیں اسلاف کے کارناموں پر نگاہ رکھتی ہیں ، کبھی مٹ نہیں سکتیں ۔ یہ بہت ضروری امر ہے کہ کوئی اسکالر محب رسولؐ تھے اور ان ہستیوں پر کوئی تاریخی مقالہ تحریر کرے ، ان مجاہدوں کے حالات منظر عام پر لا کر قوم کے نونہالوں کے لیے تاریخ مرتب کرے ______ حاجی عبدالعزیز صاحبؒ اپنے زمانے میں کراچی کے محبوب لیڈر تھے ۔ مقدمہ جلیانوالہ باغ میں مشہور کانگری لیڈر ڈاکٹر کچلو کے ساتھ گرفتار ہوئے ۔ کانگرس اور ہندو لیڈرشپ کو دوران مقدمہ جانچا اور پرکھا اور ان کی مسلم دشمنی کی بنا پر کانگرس سے بیزار ہو گئے ۔ کراچی میں انجمن تبلیغ اسلام قائم کی اور اس کے صدر رہے ۔ ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں دیوانگی کی حد تک حساس تھے ۔ دوران جلیانوالہ باغ جائیداد ضبط ہو گئی ۔ تمام قیدیوں کے رہا ہونے پر یہ بھی پھانسی کی کوٹھری سے رہا ہوئے تو بغداد ہجرت کر گئے ، خالی ہاتھ گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے چھوٹی سی تجارت میں کامیابی دی اور بہت کچھ کما کر لائے اور کراچی میں آباد ہو گئے ، قادری سلسلہ میں بیعت تھے عشق رسولؐ ورثہ میں پایا ، انجمن تبلیغ اسلام کے علاوہ مجلس احرار میں بھی رہے ، غازی عبدالقیومؒ ڈیفنس کمیٹی قائم کی ۔ اپنے تجربے کی بنیاد پر ہندوؤں کے خلاف مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ کے بانی لیڈروں میں تھے ۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ کے پروونشل سیکرٹری تھے ۔ اپنی بے باک وانگریز دشمنی اور مرزائیت کش نظریات کی وجہ سے کراچی والوں کے محبوب لیڈر تھے ۔ تقریر و تحریر میں منفرد اسلوب تھا ۔ ۱۹۳۰ء میں ایک ہفتہ وار اخبار بھی شائع کرتے رہے ۔ تحریک پاکستان میں تن من دھن سے شامل ہوئے اور آخر وقت تک ساتھ دیا ۔ اپنی بے لوث طبیعت کے باعث حکومت سے علیحدہ رہے اور یوں اللہ تعالیٰ کے دربار میں نیک نام اور تاریخ میں گمنام ہو گئے ۔ البتہ اپنے آخری ایام میں حکومت کی ایما پر ٹیلی وژن والوں نے جلیانوالہ باغ کے سلسلہ میں انٹرویو لیا جو دو برس تک ٹیلی کاسٹ ہوتا رہا ۔ تحریک علماء کی حمایت اور سوشلزم کی مخالفت کی وجہ سے اس دور کی حکومت سے اختلاف ہو گیا " عوامی حکومت " کے ایک کارکن نے ان کے تجارتی ادارے حجاز ہوٹل کو سازش اور دھوکہ سے لے لیا ، بڑھاپے کی وجہ سے یہ معاملہ اللہ کریم کی عدالت میں پیش کر کے خاموش ہو گئے البتہ پاکستان کے دولخت ہونے کا صدمہ برداشت نہ ہو سکا اور جلد ہی داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کی ، کراچی میں ہی آسودہ خاک ہوئے ان کا ایک نعتیہ شعر ملاحظہ ہو ۔

مدینے میں ہو یارب لاش ہو پیوند زمیں اپنی
رہے پائے نبیؐ پر بعد مردن بھی جبیں اپنی

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

ریاض حسین شاہد گورمانی

ظلمت کدہ عرب میں کفر و ضلالت کے مہیب بادل نورِ حقانیت پر چھا گئے۔ ظالم ظلم پر فخر کرنے لگے شراب و شباب کی محفلیں ثقافت کا حصہ بن گئیں۔ لڑکیوں کا زندہ درگور کرنا تمدن ٹھہرا اور جہل پر ناز ہونے لگا کعبۃ اللہ کا ننگا طواف مذہب بن گیا اور سینکڑوں بتوں کی پوجا پاٹ ٹھہری انسانوں کو انسانوں کا غلام بنا لیا دلوں سے رحم اور زبانوں سے پیار نکل گیا معمولی باتوں پر قبائل برس ہا برس جنگ کرنے لگے غرض کہ برائی اپنے عروج کی انتہا کو پہنچ گئی تو اسی سرزمین عرب سے جو ظلمت میں ڈوبی ہوئی تھی ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار صبح صادق کے وقت صادق دوجہاں رحمت اللعالمین شفیع المذنبین راحۃ العاشقین دوجہاں سے بہتر کل ساری کائنات سے حسین پیدا ہوئے گویا ظلمت کدے میں آفتاب ہدایت طلوع ہوا۔

اسی دن کے لئے حضرت ابراہیم ؑ نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے بعد دعا کی اور آج انہی کی اولاد میں آپ محبوبِ خالق ------- بن کر تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری پر خوشیاں، اماں حلیمہ سعدیہ کے ہاں پرورش پھر آپ کی مکہ تشریف آوری چچا اور دادا کی زیر سرپرستی ایام طفولیت سے دورِ شباب اور پھر چالیس برس تک جب تک آپ کی حیثیت صرف محمد بن عبداللہ رہی تو تمام اہل مکہ آپ کا نہایت احترام کرتے تھے آپ کو امین و صادق مانتے تھے آپ کو منصف تسلیم کیا جاتا تھا کیونکہ آپ بچپن سے اب تک عرب میں مروج جہل، ضلالت کے تمام کاموں سے دور رہے۔

اس دوران آپ اکثر اوقات غارِ ثور میں اپنے رب کی عبادت کے لئے قیام کرتے تھے پھر ایک روز وہ گھڑی آئی جب آپ کو تمام عالموں (جہانوں) کے لئے خدا کا پیغام انسانوں کے نام پہنچانے کا منصب جلیلہ عطا کیا جانے والا تھا منصب نبوت یوں تو ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء کو عطا کیا گیا تھا مگر یہ گھڑی اس لئے مقدس تھی اور تخلیق کائنات سے قیامت تک صرف ایک مرتبہ ہی آئی کیونکہ اس گھڑی میں محمد بن عبداللہ کو بزم پیغمبراں کا صدر خاتم النبیین چن کر محمد رسول اللہ ﷺ بنایا گیا اس ساعت کے کتنے ارفع مقدر ہیں جس میں آپ کو آخری نبی ہونے کا تاج خدا نے عطا کیا۔ نبی نے ارشاد فرمایا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

جب اس آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو یہ منصب عطا ہوا تو پھر آپ نے مکہ کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر قریش مکہ کے سرداروں کو بلایا اور دعوت اسلام دی اسلام کی دعوت میں بنیادی کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور قریش مکہ اس لا کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ الا اللہ کو تسلیم کرنے میں انہیں عار نہ تھا مگر لا الٰہ سے ان کے مزاج ان معاشرت ان کی معیشت متاثر ہوتی ہے کیونکہ وہ کعبے میں رکھے ہوئے سینکڑوں بتوں پر آنے والے چڑھاوے نذر و نذرانے اور تمام آمدنی سے اپنی معیشت کو چمکائے ہوئے تھے اور لا الٰہ میں ان کی نفی تھی۔

بس اس پر وہ تمام اہل مکہ جو آپ کو صادق اور امین تسلیم کرتے تھے اور محمد بن عبداللہ کی حیثیت سے آپ کو بڑا درجہ دیتے تھے۔ پیغام رسالت سن کر غصے کی حالت میں واپس لوٹ آئے۔

آج سے آپ پر ظلم و ستم کا دور شروع ہو گیا حضرت خدیجہ ؓ، حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت علی المرتضیٰ ؓ سب سے پہلے ایمان لائے آپ کے ساتھ آپ کے نوجوان رفیق حضرت صدیق ؓ پر بھی ظلم و ستم شروع ہو گیا۔ مگر آپ نے عزم و استقامت سے تمام تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے اپنے مشن کو جاری رکھا جو لوگ مسلمان ہوئے اہل عرب ان کو ہر طرح سے اذیتیں پہنچاتے ابتدائی دس برس نہایت تکلیف دہ اور صبر آزما گزرے آپ نے دس سال میں اپنے ساتھیوں پر ایمان کی محنت کر کے ایک ایسی جماعت تشکیل دی جو تاریخ نوع انسانی میں اپنی مثال آپ ہے اور کوئی اُن کی نظیر پیش نہیں کر سکتا دس برس مکہ میں دعوت اسلام کے بعد خدا کے حکم پر آپ نے مدینہ ہجرت کی مکہ والے شاید یہ گمان کر رہے تھے کہ مسلمانوں کی جماعت ڈر کر یا خوف سے مکہ چھوڑ کر چلی گئی مگر واقعہ ہجرت کے پس منظر میں رب ذوالجلال نے کچھ اور ہی نقشہ تیار کر رکھا تھا۔ مدینہ میں اسلام بہت تیزی سے پھیلا اور پھر اسی مکہ میں آپ فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ فاتح بھی ایسے کہ فتح کے بعد عفو و درگزر کو دیکھ بہت سے مشرک مسلمان ہو گئے۔

بقیہ: ... کذاب

پہنچے تو دوبارہ یہ آیت پڑھی تو زنجیریں اسی طرح کٹ گئیں۔ سہ بارہ بھی ایسے ہی ہوا۔ جب خلیفہ کے سامنے دمشق میں پیش کیا گیا تو خلیفہ نے پوچھا کیا تو نبی ہے! حارث نے کہا ہاں میں اپنی طرف سے دعویٰ نہیں کرتا بلکہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ خلیفہ نے ایک طاقت ور محافظ سے کہا کہ اسے نیزہ مار دو۔ جب اسے نیزہ مارا گیا حارث پر نیزہ کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ حارث بدستور خاموش کھڑا رہا خلیفہ نے محافظ سے کہا کہ بسم اللہ کہہ کر حارث کو نیزہ مارو حارث کے مریدوں نے کہا کہ انبیاء کے جسموں پر ہتھیاروں کا اثر نہیں ہوتا چنانچہ حارث کو جب دوبارہ بسم اللہ پڑھ کر نیزہ مارا گیا تو حارث شدید زخمی ہو کر گرا اور جان دیدی۔

یہ واقعہ ۷۹ ھ کا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ حارث کی ہتھکڑیاں اتارنے والے شیطان تھے جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے بار بار ہتھکڑیاں اتار دیتے تھے۔

ایک مدعی نبوت حارث کذاب دمشقی

شعبدہ بازیاں اور انجام

سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

حارث بن عبدالرحمٰن بن سعید دمشقی یہ ادعاء نبوت سے پہلے غلام تھا جب اسے آزادی دیدی گئی تو یاد الٰہی میں مصروف ہوگیا، دن رات عبادت، ریاضت میں گذارتا، کم کھاتا، کم سوتا اور لوگوں سے بہت کم بات چیت کرتا، لباس بھی بقدر ضرورت استعمال کرتا۔ جب تک مرشد کامل میسر نہ ہو اور عبادت و ریاضت کسی صاحب دل کی نگرانی میں نہ ہو تو گمراہی میں مبتلاء ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اور دل کی دنیا میں مد و جزر برپا نہیں ہوتے اور شیطان کے دام تزویر میں پھنس جاتا ہے۔ جو شخص کم کھائے کم سوئے، کم بولے، اور ہر وقت عبادت الٰہی میں منہمک ہو اور نفس کشی و چلہ کشی اختیار کرے تو اس کے اندر ایسے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں اور ایسے مافوق العادات افعال و واقعات کا صدور ہوتا ہے جو کسی عام شخص سے سرزد نہیں ہو سکتے ایسے واقعات اگر کسی صاحب دل اور مرشد کامل سے ظاہر ہوں تو انہیں کرامات کہا جاتا ہے۔ اور مگر کسی کافر یا فاسق و فاجر سے ظاہر ہوں تو اسے استدراج سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور ایسے شخص سے ان افعال و واقعات کا صدور محض ریاضت اور نفس کشی کی وجہ سے ظاہر ہوا اور شیطانی طاقت سے ظہور ہوا لیکن دیکھنے والے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ نفس کشی اور ریاضت کی وجہ سے شیطانی لشکر نے بھی حارث کی طرف رجوع کیا، کیونکہ حارث کے سر پر کسی صاحب دل کسی مرشد کامل، صاحب طریقت کا ہاتھ تو تھا ہی نہیں جو اسکو ان شیطانی اور ابلیسی جال سے آزاد کراتا۔ حارث نے اپنے باپ کو لکھا کہ مجھے ایسی شکلیں نظر آتی ہیں اور اسطرح کے واقعات میرے ہاتھوں پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ باپ جو خود بھی گمراہی میں مبتلا تھا اس نے لکھا کہ بیٹا جو کچھ تیرے ہاتھوں پر ظاہر ہو رہا ہے یہ خداوندی قوت سے ہو رہا ہے اور جس بات کا تجھے حکم ہوا ہے اس کو تو بجا کر دے۔

حارث میں نفس کشی اور ریاضت کی وجہ سے ایسی کیفیت پیدا ہو چکی تھی کہ جب وہ پتھر پر انگلی رکھتا تو پتھر سے تسبیحات پڑھنے کی آواز سنائی دیتی۔ گرمی کے موسم میں سرما کے پھل فروٹ میوہ جات اور موسم سرما میں گرمی کے موسم میں پیدا ہونے والے پھل فروٹ کھانے

رد قادیانیت پر دس منتخب کتابوں کا جامع و مدلل سیٹ

۱۔ اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ از حضرت مولانا مفتی عبدالغنی پٹیالوی (ہدایۃ المہتدی عن غوایۃ المفتری) قیمت -/۲۵ روپے

۲۔ نزول عیسیٰ و ظہور مہدی مصنفہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی قیمت -/۸ روپے

۳ تحقیق الکفر والایمان مصنفہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری قیمت -/۷ روپے

۴۔ اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف مصنفہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی قیمت ۱/۵۰ روپے

۵۔ دعاوی مرزا مصنفہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی قیمت -/۴ روپے

۶۔ ختم نبوت مصنفہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند۔ قیمت -/۵ روپے

۷۔ مسیح موعود کی پہچان مصنفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سابق سابق مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند قیمت ۲/۵۰ روپے

۸۔ قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ مصنفہ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رکن شوریٰ دارالعلوم قیمت -/۳ روپے

۹۔ تناقضات مرزا مصنفہ حضرت مولانا نور محمد ٹانڈوی قیمت -/۲ روپے

۱۰۔ فلسفہ ختم نبوت مصنفہ مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی قیمت -/۳ روپے

ملنے کا پتہ :۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور، یوپی

کو دیتا۔ دمشق کے قریب ایک گاؤں "دیر مران" میں مختلف شعبدے دکھاتا اور کہتا کہ آؤ تمکو فرشتے دکھاؤں اور بستی کے قریب لیجاتا تو دیکھنے والے کو نظر آتا کہ نہایت حسین و جمیل فرشتے نوجوانوں کی شکل میں گھوڑوں پر جاتے نظر آتے دیکھنے والے دنگ رہ جاتے۔ جب ایسے خلاف عادات واقعات کی شہرت معدمراز تک پہنچی تو کافی لوگ حارث کے شیطانی جال میں پھنس گئے۔

اسی اثناء میں دمشق سے قاسم بن بجیرہ ■ نہایت ذکی آدمی تھے اس کے پاس آئے اور پوچھا تمہارا کیا دعویٰ ہے؟ حارث نے کہا میں "اللہ کا نبی ہوں" قاسم نے کہا اے اللہ کے دشمن تو جھوٹ بکتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ قاسم دمشقی نے جا کر خلیفہ عبدالملک بن مروان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ خلیفہ نے گرفتاری کے لیے آدمی بھیجے لیکن حارث بھاگ کر بیت المقدس جا پہنچا اور پوشیدہ رہ کر اپنی سرگرمیاں جاری کر دیں۔ وہاں اس نے اپنا حلقہ جما لیا اور رازداری سے لوگوں کو بیعت کرنا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ بصرہ سے ایک آدمی بیت المقدس کو پہنچا۔ حارث کے مریدوں نے اس کے سامنے حارث کے کمالات بڑھا چڑھا کر بیان کیے۔ نو وارد نے حارث سے ملنے کا شوق ظاہر کیا جو مریدوں نے بخوشی منظور کر لیا چونکہ یہ ساری حرکت چھپ کر کرتا تھا۔ جب بصری آدمی حارث سے ملا تو مختلف سوالات کرنے کے بعد بیعت کر لی شب و روز حارث کی خدمت میں رہنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ حارث کے خاص الخاص مریدوں میں شمار ہونے لگا۔ جب نو وارد نے حارث کے تمام راز معلوم کر لیے اور تمام خفیہ پناہ گاہوں سے واقف ہو گیا تو حارث کے پاس جا کر کہا کہ حضور! میں بصرہ کا باشندہ ہوں، میری قسمت میں ایمان تھا آپ کی خدمت میں آ گیا، اب میں چاہتا ہوں کہ اس روشنی سے اور لوگوں کے دلوں کو منور کروں جس نور سے میرا سینہ روشن ہوا۔ اگر اجازت ہو تو وطن واپس جاؤں اور لوگوں کو آپ کے حلقہ نبوت میں شامل کروں۔ حارث نے کہا کہ یہ تو بڑی سعادت کی بات ہے جاؤ پوشیدہ طریقے پر کام کرنا۔ چنانچہ وہ نو وارد بصری خلیفہ عبدالملک کی خدمت میں پہنچا اور تمام صورت حال خلیفہ کے گوش گزار کی اور حارث کی شر انگیزیوں کی تفصیلات بیان کیں عبدالملک نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ تو بصری نے کہا کہ وہ بیت المقدس میں فلاں جگہ چھپا ہوا ہے۔ بصری نے کہا کہ آپ کچھ آدمی میرے ساتھ روانہ کریں جو تجربہ کار اور جنگجو ہوں میں اسے گرفتار کر کے پیش کر دوں گا۔ خلیفہ نے چالیس تجربہ کار، جنگ آزمودہ فرغانی سپاہی اس بصری کی کمان میں دے دیئے۔ اور انہیں کہہ دیا کہ جو کچھ تمہیں کہے اس کی تعمیل کرنا۔ بیت المقدس کے گورنر کے نام بھی خط لکھ دیا کہ جس قسم کی اس بصری کو مدد کی ضرورت پڑے فوراً مدد کرنا۔ وہ بصری فرغانی سپاہیوں کے ساتھ روانہ ہوا۔

جب وہ بیت المقدس پہنچا تو رات کا وقت تھا۔ اس نے حارث کے مکان پر پہنچ کر فرغانی سپاہیوں کو چھپا دیا اور دستک دی۔ دربان نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اگرچہ تم حضرت کے خاص الخاص ہو لیکن رات کو دروازہ نہیں کھولا جا سکتا۔ لیکن بصری نے نہایت چرب زبانی اور سخن طرازی سے دروازہ کھولنے پر راضی کر لیا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا فرغانی سپاہی اندر گھس گئے۔ حارث کے مریدوں نے جب اس رنگ ناگہانی کو دیکھا تو چیخنے لگے اور کہا کہ اے اللہ کے دشمن تو نے اللہ کے نبی سے دھوکہ کیا ہے تجھ پر قہر نازل ہوگا۔ بصری جب اندر پہنچا تو حارث لاپتہ ہو چکا تھا۔ چاروں طرف تلاش کیا نظر نہ آیا بالآخر ایک خفیہ تہہ خانے سے جا پکڑا اور گھسیٹ کر باہر نکالا اور فرغانی سپاہیوں کو حکم دیا کہ اسے زنجیروں میں جکڑ لو چنانچہ باندھ کر بیت المقدس کے دروازے کے قریب پہنچے تو حارث نے یہ آیت تلاوت کی قل ان ضللت فانما اضل علی نفسی وان اهتدیت فبما یوحی الی ربی۔ اے رسول آپ کہہ دیجیے کہ اگر میں بالفرض راہ راست سے بھٹک جاؤں تو اس کی گمراہی مجھ پر ہی ہوگی۔ اور اگر سیدھی راہ پر ہوں تو یہ اس سبب سے ہے کہ جس کی بناء پر مجھ پر وحی نازل کی جاتی ہے اس آیت کے پڑھتے ہی حارث کے گلے اور ہاتھوں کی زنجیریں کٹ گئیں۔ سپاہیوں نے دوبارہ جکڑ لیا۔ جب دوسرے دروازے پر

باقی صـ۱۱ پر

سرمہ ہم پلہ ممیرا

آنکھوں کی جملہ امراض کا شافی علاج

سرمہ ہم پلہ ممیرا پچاس سال سے تیار ہو رہا ہے پیدائشی اندھے پن کے سوا جملہ امراض چشم مثلاً دھند، جالا، غبار، سرخی پانی بہنا اور ضعف بصارت کے لئے اکسیر ہے۔

ہزارہا اشخاص شفایاب ہو چکے ہیں

قیمت فی شیشی چار روپے علاوہ خرچہ ڈاک

تیار کردہ: انمول دواخانہ موری دروازہ قصور پاکستان

خرچہ ڈاک و پیکنگ -/۱۲ ہر قسم کی معلومات کے لئے جوابی لفافہ ارسال کریں۔

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

دیندار انجمن

سائل: اہل محلہ — کورنگی ساڑھے تین

س: ہمارے محلہ میں دیندار انجمن کے نام سے ایک تنظیم کام کر رہی ہے جس کے نگران اعلیٰ سعید بن وحید صاحب ہیں جو کہ ہمارے محلہ میں رہائش رکھتے ہیں ان کے صاحبزادے کا حال میں ہی انتقال ہو گیا۔ علاقہ کے مسلمانوں کے رد عمل کی وجہ سے اس کا نماز جنازہ علاقہ میں نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں نماز جنازہ پڑھانے کے بعد اسی قبرستان میں تدفین کر دی گئی۔ اس کا کیا حکم ہے؟

ج: دیندار انجمن کے حالات و عقائد پروفیسر الیاس برنی مرحوم نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "قادیانی مذہب" میں ذکر کیے ہیں اور جناب مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی نے اس فرقہ کے عقائد پر مستقل رسالہ "بھیڑیا" کی صورت میں "بھیڑیا" کے نام سے لکھا ہے۔ یہ جماعت قادیانیوں کی ایک شاخ ہے۔ اور اس جماعت کا بانی بابو صدیق دیندار "چن بسویشور" خود بھی نبوت بلکہ خدائی کا مدعی تھا۔ بہرحال یہ جماعت مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ ان سے مسلمانوں کا سا معاملہ جائز نہیں۔ ان کا جنازہ نہ پڑھا جائے نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ ان مرتدین کا جو مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا ہے اس کو اکھاڑنا ضروری ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ مسلمانوں کے قبرستان کو اس مردار سے پاک کیا جائے۔

مدافعت میں شہید ہونا

سائل: سید مظفر علی — گوجرانوالہ

س: زید کے گھر میں ڈاکو ڈاکہ ڈالنے کی نیت سے یا چور چوری کی نیت سے یا کوئی لفنگا کسی برے کام کے روکنے پر بدلہ لینے، ڈاکہ ڈالنے چوری کرنے آئے اور زید پر حملہ آور ہو جائے زید اپنی جان بچانے کے لیے چور، ڈاکو، لفنگے پر گولی چلائے اور وہ ہلاک ہو جائے تو ایسی صورت میں خدا کے یہاں زید کے ذمہ خون ہوگا یا نہیں!

ج: اپنی مدافعت میں مارا جائے تو شہید ہے اور حملہ آور کو قتل کر دے تو بری الذمہ ہے۔

عمامہ باندھنا

سائل: حبیب اللہ عابد — سرگودھا

س: گزشتہ دنوں لاہور کے ایک روزنامے میں کسی صاحب نے ایک بیان میں کہا تھا کہ میں جب غار حرا پر پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے میری خدمت میں ایک فرشتہ نازل کیا اور اس فرشتہ کا تعلق کشمیر سے تھا۔ چند دنوں کے بعد اس پر مذمت کا سلسلہ جاری ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء شامل تھے۔ بعض نے مذمت کی اور بعض نے اسے قادیانی قرار دیا۔ ان مذمتوں پر نوائے وقت راولپنڈی میں مضمون شائع ہوا جس میں ان مذمتوں کی مذمت کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا۔

ج: مجھے اور آپ کو نہ اس کی مدح کی ضرورت ہے نہ مذمت پر مضامین لکھنے کی۔ جو شخص اپنی بانی زمان کی حکایت لکھتا ہے وہ بہرحال اہل اللہ کے زمرہ سے خارج ہے۔ ایسا شخص جو کچھ بھی بکے یا لکھے اہل نظر کے نزدیک وہ مدح و قدح سے فروتر ہے۔

س: زید با آواز درود شریف پڑھتا ہے۔ بکر کہتا ہے کہ آرام سے یعنی دل میں پڑھا کرو۔ زید کہتا ہے کہ میں دل میں نہیں پڑھ سکتا۔ اور اگر پڑھوں تو دل میں ایک دم جذبہ آتا ہے اور میرے منہ سے خود بخود درود شریف نکلتا ہے۔ وضاحت فرمائیں۔

ج: درود شریف تو آہستہ ہی پڑھنا چاہیے، اگر اونچی آواز سے پڑھنے کا ولولہ اٹھتا ہے تو تنہائی میں جا کر پڑھے۔

س: زید نے اپنی جیب پر جمعیت طلباء اسلام کا بیج لگایا تو جس پر لکھا تھا اللہ الامر۔ تو بکر نے کہا کہ اگر آپ پیشاب کرتے وقت بھی لگا کر رکھیں تو گناہ ہے۔ زید کہتا ہے کہ یہ تو پلاسٹک میں بند ہے۔ فرمائیں کہ لگانا جائز ہے یا نہیں۔

ج: پلاسٹک کے اندر سے تو نظر آتا ہوگا، اس حالت میں اسکو نجس جگہ لے جانا خلاف ادب ہے۔

س: مسجد کے امام صاحب ویسے تو عمامہ نہیں باندھتے لیکن جب نماز پڑھاتے ہیں تو عمامہ کو لازمی سمجھ کر باندھتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا ناجائز!

ج: جس لباس کو پہن کر آدمی کسی معزز مجلس میں جا سکتا ہے اس میں نماز جائز ہے۔ عمامہ باندھنا ایک مستقل سنت متوارثہ ہے صرف نماز کی سنت نہیں

کفن کا مسئلہ

سائل: سید منصور عابدی — سکھر

س: کفن میں سنت کپڑے کتنے ہیں! اور اگر کسی کو سنت کے مطابق کفن میسر نہ ہو تو کس مقدار پر کفایت کرنا چاہیے۔

ج: مرد کے لیے کفن سنت تین کپڑے ہیں، دو چادریں ایک بڑی ایک ذرا چھوٹی اور کرتا، کندھوں سے ٹخنوں تک۔ اور کفن کفایت دو چادریں ہیں۔ عورت کے لیے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں۔ دو چادریں، کرتا، سینہ بند اور سر بند۔ اور کفن کفایت تین کپڑے ہیں دو چادریں اور سر بند۔

اظہارِ تشکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہم نے متحدہ عرب امارات، برطانیہ اور جنوبی افریقہ کے علماء کرام اور مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا ہے جن کے مالی تعاون سے لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا قیام عمل میں آیا ہے۔

انہوں نے اپنے دعائیہ کلمات میں کہا ہے کہ جن حضرات نے ختم نبوت کے مرکز کو بنانے میں بھاری مدد فرمائی اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے اور آپ کی امداد آپ کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے۔

ختم نبوت سنٹر لندن کی تصویری جھلکیاں

ختم نبوت سینٹر

مین گیٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر کیلئے ایک لاکھ تیس ہزار پونڈ میں خریدی گئی اس عمارت کا نام "ختم نبوت سینٹر" رکھا گیا ہے۔ یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ لوگوں کی زبان پر آسانی سے چڑھ سکے۔
یہ سینٹر مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان کی ملکیت ہے۔ یہ سینٹر براہ راست مرکزی دفتر ملتان کی زیر نگرانی کام کرے گا۔

LONDON OFFICE
ADRESS: -
AALAMI MAJLISE TAHAFFUZ
KHATME NUBUWWAT
35 STOCKWELL GREEN
LONDON
SW9 9HZ
U.K

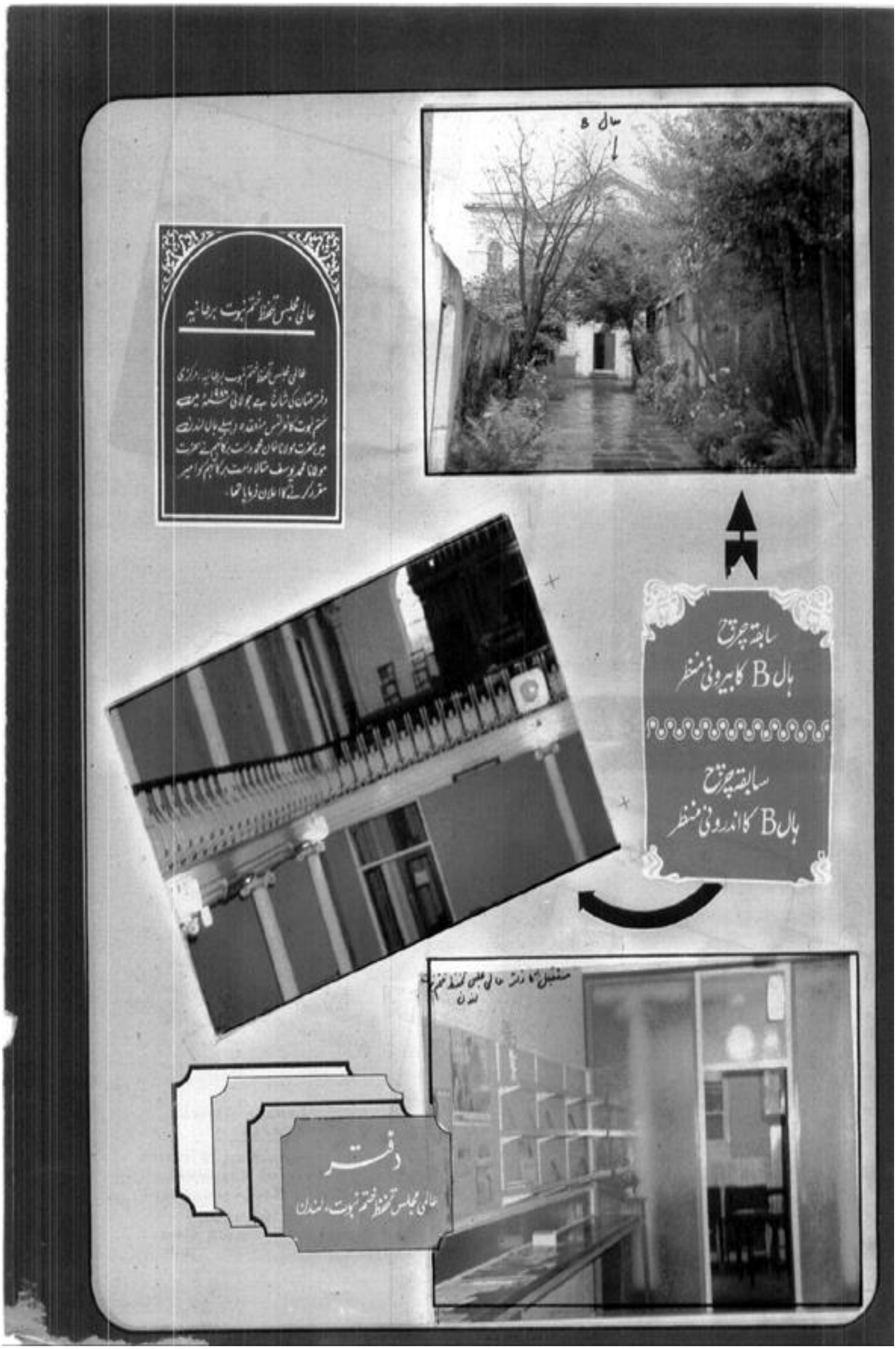
ہال B
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ، مرکزی دفتر ملتان کی شاخ ہے جو اگست ۱۹۸۵ء میں ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ویمبلے ہال لندن میں حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم نے حضرت مولانا محمد یوسف متالا دامت برکاتہم کو امیر مقرر کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔
سابقہ چرچ
ہال B کا بیرونی منظر
سابقہ چرچ
ہال B کا اندرونی منظر
مستقبل کا دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن
دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، لندن

پادری کی سابقہ بیٹھنے کی جگہ

سابقہ چرچ ہال B کے اندرونی مناظر

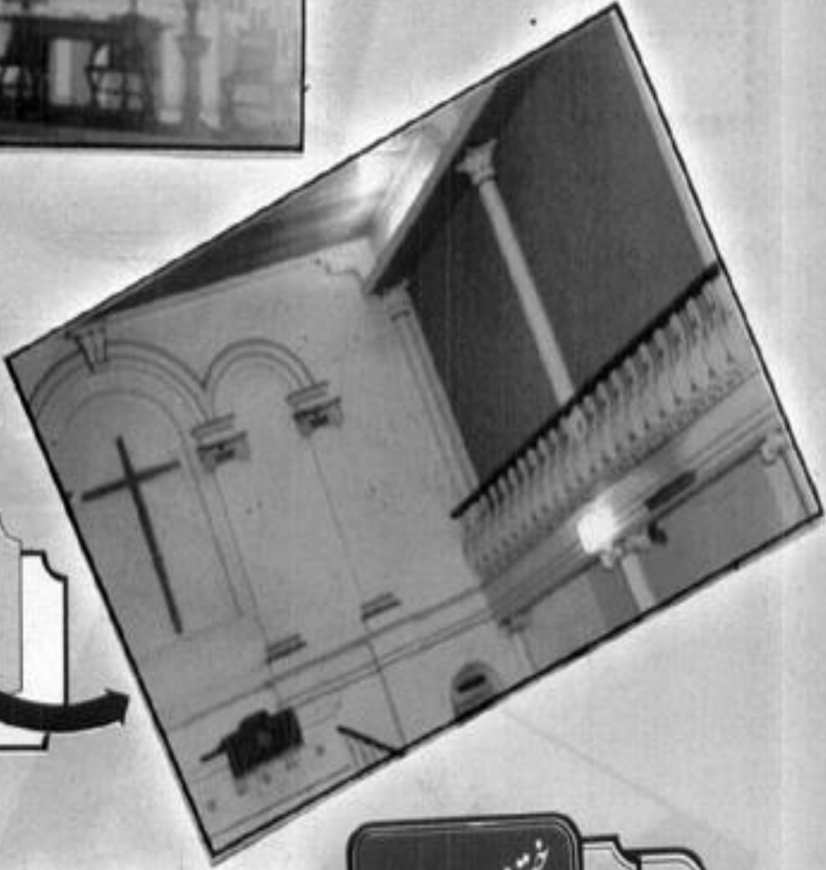

ختم نبوت سینٹر میں

ختم نبوت سینٹر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر، دار المبلغین (یعنی ٹریننگ سینٹر) عظیم الشان لائبریری، دار الافتاء، مدرسہ وغیرہ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ یہاں پنج وقتہ نمازوں، جمعہ وعیدین کی ادائیگی شروع ہو چکی ہے مستقبل میں پریس کی تنصیب کا بھی منصوبہ ہے جہاں سے لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام ہوگا۔ انگریزی زبان پر عبور رکھنے والے علماء کا تقرر بطور مبلغ کیا جائے گا یہ مبلغین پوری مغربی دنیا میں اشاعت اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے کام کو سرانجام دیں گے۔ (نوٹ: فی الحال پنج وقتہ نمازیں جمعہ وتراویح شروع ہے)

عمارت کی خریداری کے سلسلے میں ایڈیٹر ختم نبوت کا لندن میں

طویل قیام

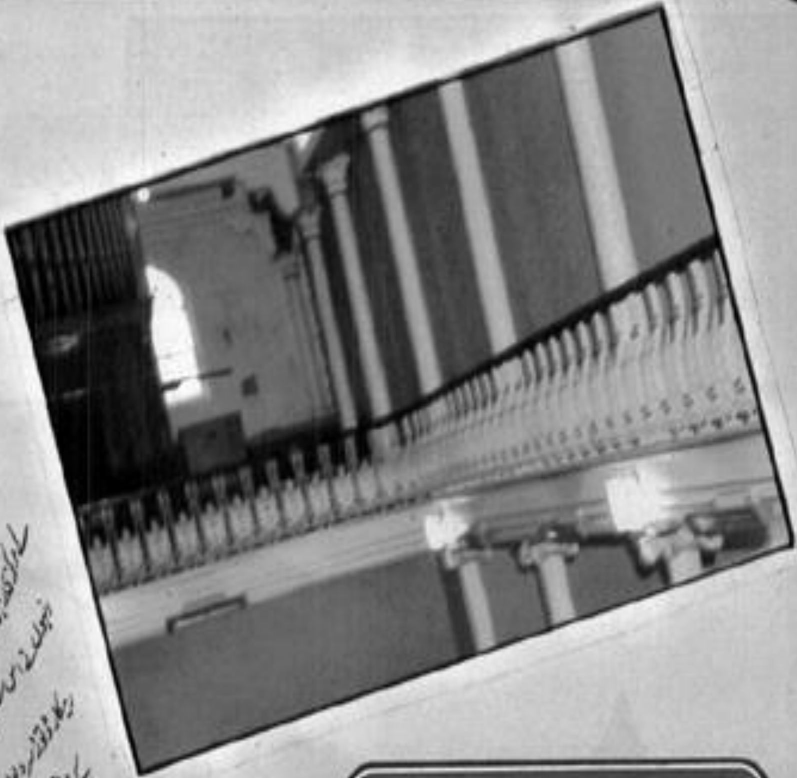

ختم نبوت سینٹر کی موجودہ عمارت کی خریداری میں مجلس تحفظ ختم نبوت
کے ... ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت جناب عبدالرحمن یعقوب باوا کی جدوجہد
بھی شامل ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں لندن میں طویل قیام کیا۔ اکتوبر، نومبر، دسمبر گذشتہ تین ماہ جنوبی افریقہ کے
رہنما ڈاکٹر ... کے ایام برطانیہ میں گذرے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم
کے مشورے اور ہدایات قدم قدم پر شامل حال رہے۔ اور امام مسجد لندن کے نوجوان خطیب
حضرت مولانا محمد ... دامت برکاتہم کا مکمل تعاون حاصل رہا۔ آج کل مولانا محمد ... صاحب
اس سینٹر کے انچارج ہیں۔

ختم نبوت سینٹر کا رقبہ و محل وقوع

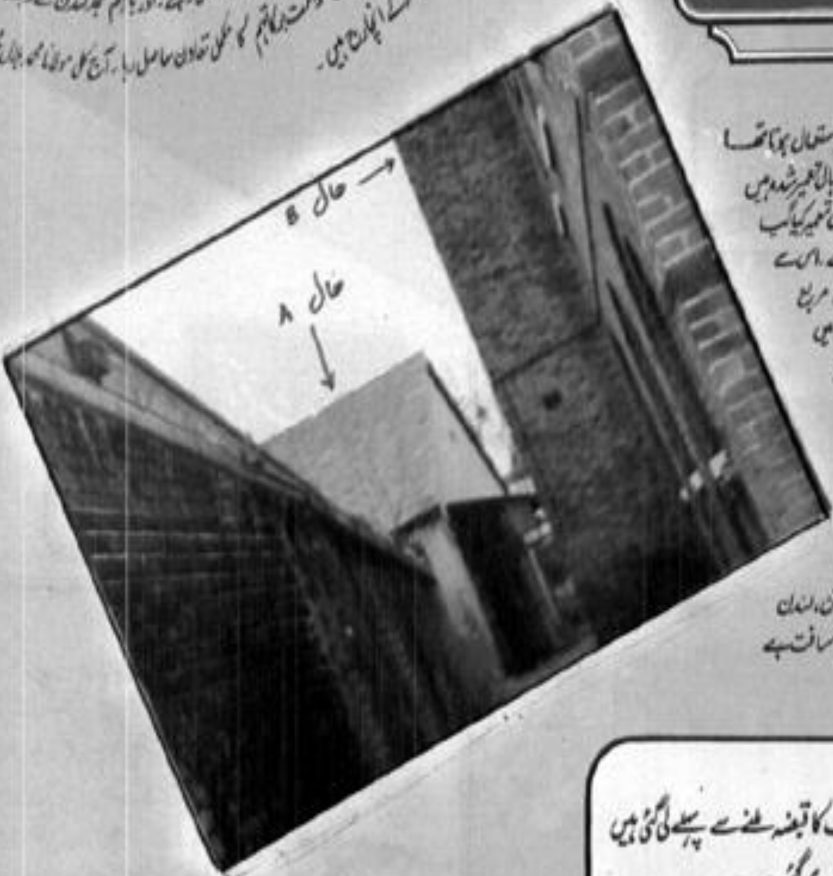

ختم نبوت سینٹر کو سابقہ چرچ کے طور پر استعمال ہوتا تھا اسکا کل رقبہ 0.2 ایکڑ ہے۔ اس زمین پر دو بڑے ہال تعمیر شدہ ہیں چرچ کے طور پر استعمال ہونے والا ہال ۱۷۹۶ء میں تعمیر کیا گیا اور ۱۸۵۰ء میں اسکو دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ یہ دو منزلہ ہے۔ اس سے ملحقہ ایک چھوٹا ہال بھی ہے۔ یہ عمارت تقریباً ۵۸۰۰ مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ ایک دوسرا ہال جو کہ تقریباً ۱۹۲۰ء میں تعمیر کیا گیا، ۲۸۴۰ مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ ہمارے منصوبے کے مطابق اس کی مزید تعمیرات پر تخمیناً ۵ لاکھ پونڈ کا خرچ آئے گا۔

"ختم نبوت سینٹر" لندن کے جنوب مغرب میں واقع اسٹاک ویل انڈر گراؤنڈ اسٹیشن سے صرف ۲ منٹ کے پیدل سفر پر واقع ہے۔ یہ انڈر گراؤنڈ اسٹیشن، لندن کے وسط شہر سے صرف ۱۰ منٹ کی ڈرائیو کی مسافت ہے

نوٹ: یہ تصاویر عمارت کا قبضہ ملنے سے پہلے لی گئی ہیں اب صلیب اتار دی گئی ہے

خان لیاقت علی خان کا قتل قادیانی سازش تھی؟

تحریر: ابوث فیصل

قسط دوم

۱۹۵۱ء کے انتخابات میں مسلم لیگ نے بعض قادیانی امیدواروں کو بھی اپنا ٹکٹ دیا۔ اور بعض امیدوار آزاد انتخابات لڑتے رہے۔ قاضی احسان احمدؒ اپنی جماعت مجلس احرار کے فیصلہ کے مطابق اُن مسلم لیگی رہنماؤں کے حق میں کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ جن کا مقابلہ مرزائی امیدوار کر رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ اُن مرزائی امیدواروں کی بھرپور مخالفت کا عہد کیا۔ جو لیگ ٹکٹ پر انتخابات لڑ رہے تھے اسی انتخابی مہم کے دوران خان لیاقت علی خان پنجاب کا دورہ کر رہے تھے۔ سیالکوٹ کے قصبہ سمبڑیال

میں ایک مرزائی امیدوار انتخابات لڑ رہا تھا جس کے مقابلہ میں مسلم لیگ کا امیدوار بھی موجود تھا ان دنوں قاضی صاحب مرحوم بھی ضلع سیالکوٹ کا دورہ کر رہے تھے۔ اور سیالکوٹ میں اُن کا قیام ماسٹر تاج الدین انصاری مرحوم کے مکان پر تھا۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خواجہ محمد صفدر صاحب (جو بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں) جنرل سیکرٹری مسلم لیگ سیالکوٹ قاضی صاحب کے پاس آئے۔ اور درخواست کی کہ اگلے روز ۲ بجے بعد از دوپہر سمبڑیال میں مسلم لیگ کا جلسہ ہے جہاں خان لیاقت علی خانؒ بھی تشریف لا رہے ہیں۔ وہاں تشریف لے چلیں اور جلسے سے خطاب فرمائیں۔ اس جلسہ کی اہمیت وزیر اعظم کے خطاب کے علاوہ اس وجہ سے بھی بڑھ گئی تھی کہ لیگی اُمیدوار کا مقابلہ ایک مرزائی اُمیدوار سے تھا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ چونکہ مقابلہ اہم ہے اس لئے قاضی صاحب کی تقریر ضروری ہے۔

قاضی صاحب نے خواجہ صاحب سے پوچھا کہ آپ نے وزیر اعظم سے پوچھ لیا ہے کہ انہیں وہاں تقریر کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ اُن کی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب اپنے مقامی ساتھیوں کی معیت میں سمبڑیال تشریف لے گئے۔ اور یہ سفر انہوں نے ایک تانگے پر طے کیا، اور راستے میں اُگوکی کے مقام پر بھی خطاب کیا۔ قاضی صاحب ۲ بجے شام سمبڑیال پہنچے تو جلسہ کی کارروائی شروع ہو چکی تھی۔ جب قاضی صاحب جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو فضا مسلم لیگ زندہ باد، قاضی احسان احمد زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی۔ ضلعی لیگی قائدین نے آگے بڑھ کر قاضی صاحب کا استقبال کیا۔ چند منٹ گذرے تھے کہ وزیر اعظم بھی تشریف لے آئے تو سارے مجمع میں نعروں کی گونج پیدا ہو گئی۔ سب سے پہلے۔ قاضی صاحب کو تقریر کرنے کی دعوت دی گئی آپ نے اپنی جماعت اور اس کی دینی جدوجہد کا تعارف پیش کیا اور احرار نے استحکام و دفاع پاکستان کے سلسلہ میں جو خدمت انجام دیں اُن کا ذکر کیا۔ اُمت مرزائیہ کی دینی رسیاسی سرگرمیوں کا مختصر احوال بیان کیا۔ آپ کی تقریر کی لذت اور نوائے گرم سے سامعین جھوم جھوم رہے تھے۔ آپ کے بعد وزیر اعظم کا تاریخ خطاب ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر وزیر اعظم نے ایک لیگی رہنما سے پوچھا کہ "یہ مولوی صاحب کون ہیں، غالباً خواجہ صاحب نے ہی وزیر اعظم سے قاضی صاحب کا تعارف کرایا۔ جس پر خان لیاقت علی خان نے خواہش ظاہر کی کہ چند گھنٹوں

بعد جو جلسہ عام سیالکوٹ میں خطاب ہے ہیں۔ اس سے قاضی صاحب بھی خطاب فرمائیں۔ قاضی صاحب نے خان صاحب مرحوم کی دعوت قبول فرمالی۔

اسی روز شام سیالکوٹ میں مسلم لیگ کا ایک تاریخی اجتماع ہوا۔ جونہی اہل شہر کو معلوم ہوا کہ احرار کی طرف سے قاضی صاحب بھی تقریر کرنے والے ہیں تو لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے۔ وزیر اعظم اور قاضی صاحب کی زبردست تقریریں ہوئیں اور اسی جلسہ میں وزیر اعظم نے اپنا یہ تاریخی فقرہ کہا تھا۔

"آپ ملک کو اندرونی دشمنوں سے محفوظ رکھیں۔ میں ملک کو بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھوں گا،،

جلسہ کے دوران نعرہ ہائے تکبیر، اور لیاقت علی خانؒ، قاضی صاحبؒ، مسلم لیگ، ختم نبوت کے فلک شگاف نعرے لگائے گئے۔ جلسہ کے اختتام پر قاضی صاحب نے بڑھ کر لیاقت علی خانؒ سے مصافحہ کیا۔ اور عرض کیا کہ میں آپ سے بعض اہم امور پر تبادلہ خیال کرنا چاہتا ہوں۔ جس پر لیاقت علی خان نے کہا کہ آدھ گھنٹہ میں حاضر ہوتا ہوں، قاضی صاحب فوراً اپنے ایک عزیز جو وہاں ایک بنک میں کام کر رہے تھے۔ کے ہاں پہنچے قادیانیت کے لٹریچر کا ایک بڑا صندوق جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف شامل تھیں اور اس کے علاوہ دوسرا لٹریچر بھی تھا۔ اپنے عزیز موصوف کو اُٹھانے کو کہا۔ دونوں صندوق کے ساتھ اسٹیشن پہنچے جہاں وزیر اعظم کا سیلون کھڑا تھا پلیٹ فارم پر وزیر اعظم کو رخصت کرنے کے لئے صوبہ بھر کے ممتاز لیگی لیڈر موجود تھے۔ اور اس انتظار میں تھے کہ کب وزیر اعظم انہیں شرف باریابی بخشتے ہیں۔ جب قاضی صاحب اسٹیشن پر ہجوم کو چیرتے ہوئے وزیر اعظم کے سیلون کی طرف پہنچے۔ تو نواب صدیق علی خان نے کہا کہ وزیر اعظم آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے دیر کر دی!

قادیانیت کا تعاقب — مشرق سے مغرب تک

مجاہدِ ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو وسعت دیتے ہوئے مبلغین کے نظام کی جو بنیاد ڈالی تھی۔ اس کے اثرات اب سامنے آنے شروع ہو گئے ہیں۔ پہلے صرف پاکستان میں یہ مبلغین قادیانیت کا تعاقب کرتے تھے لیکن الحمد للہ گزشتہ چند سالوں سے بیرونی دنیا میں بھی ان کا تعاقب شروع ہو گیا ہے۔

مرزا طاہر کے پاکستان سے فرار ہونے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا دائرہ کار وسیع کر دیا ہے۔ جس سے قادیانی امت پر مایوسی کے بادل چھا رہے ہیں، قادیانیوں کو جگہ جگہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ قادیانیت کی تبلیغی ناکامی کا یہ حال ہے۔ خود مرزا طاہر کو اپنی تقاریر میں اعتراف کرنا پڑ رہا ہے کہ قادیانی اب تبلیغ سے گھبرا رہے ہیں۔

مرزا طاہر اب سخت پریشان ہیں۔ ان کے پیچھے نت نئے مسائل کھڑے ہو گئے ہیں۔ پہلے یہ پاکستان میں قادیانیت سے تائب ہونے والے واقعات سے پریشان تھے کہ دوسرے ملکوں سے بھی قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے کی اطلاعات آنے لگیں۔

ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کے لیے یہ خوشخبری ہے کہ بیرونی دنیا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو زبردست کامیابی مل رہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اور رہنماؤں کے بیرونی دوروں سے بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو جو کامیابیاں مل رہی ہیں اس سے قارئین اچھی طرح واقف ہوں گے۔ ویمبلے ہال لندن میں گزشتہ دو سال سے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد پھر اس کے نتیجے میں وہاں کے مسلمانوں کی بیداری، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے (ان شاء اللہ)۔

ہندوستان (جہاں قادیانیوں کا مرکز قادیان واقع ہے) میں بھی فتنۂ قادیانیت کو کچلنے لگے، یہ بات ہمارے لیے باعثِ اطمینان ہی نہیں بلکہ خوشی کا باعث ہے کہ بھارت اور دینی اعتبار سے بھارت کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں بھی گزشتہ سال اکتوبر میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا اور وہاں کے علمائے کرام نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا عہد کیا۔ جماعت تشکیل پا چکی ہے امید ہے کہ بھارت میں قادیانیت کا تعاقب اب شدت سے شروع ہو جائے گا۔

یہ بات قارئین کے لیے باعثِ دلچسپی ہوگی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے گزشتہ سال فروری میں بھارت کا دورہ کیا تھا۔ وہ خصوصیت کے ساتھ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور تشریف لے گئے تھے اور ان اداروں میں مسئلہ ختم نبوت پر مفصل خطاب فرمایا۔

بنگلہ دیش میں قادیانیت کے خلاف مہم جاری ہے وہاں سے کامیابی کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے گزشتہ سال ایک وفد ترتیب دیا تھا۔ اس وفد نے دو ملکوں برطانیہ، کینیڈا، ڈنمارک، ناروے اور سویڈن کا تفصیلی دورہ کیا۔ دورے کی تفصیلات وقتاً فوقتاً "ختم نبوت" میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

کینیڈا میں وفد کی آمد پر قادیانی جماعت نے کینیڈا کے پریس میں وفد کے خلاف درخواستیں دیں، اخبارات میں وفد کے خلاف مہم شروع کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دہشت گرد قرار دیا۔ وفد نے بڑے اطمینان سے سفر کا دورہ کیا اور پروگرام کے مطابق کانفرنسیں منعقد کیں۔ ان کانفرنسوں میں قادیانیوں نے بھی شرکت کی، کانفرنس کے منتظمین نے اختتام پر سامعین سے مقررین کے سوالات کی اجازت دی تو قادیانیوں نے شرارت کی خاطر بحث چھیڑنا چاہی۔ وفد نے ان کے جوابات ایسے دیے کہ قادیانیوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ ــــــ ڈنمارک، ناروے اور سویڈن کے بھی پروگرام بہت کامیاب رہے، یہاں قادیانی کھل کر سامنے نہیں آتے۔ وفد نے قادیانیوں کے زہریلے پروپیگنڈے اور یہ کہ پاکستان میں ان پر ظلم ہو رہا ہے ــــــ کا بھی اخبارات اور بیانات میں جواب دیا۔

قادیانیت تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے اور پوری دنیا میں ذلت کے دن گزار رہی ہے، صرف جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعہ آخری سانس لے رہی ہے۔ قادیانی امت کے لیے بہتر تو یہی ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے دامن کو جھٹک دے اور اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائے۔

بقیہ در ختم نبوت ہیڈ کوارٹر

محمد حنیف ڈالی اور ان کے رفقاء نے ہم سے بھرپور تعاون کیا اور ہم ان کے بہت مشکور ہیں جن کی بدولت ہم ختم نبوت سینٹر کو خریدنے میں کامیاب ہو سکے۔ یہاں ہم اس عظیم الشان ختم نبوت سینٹر کی تصویری جھلکیاں پیش کر رہے ہیں اور تمام شمع ختم نبوت کے پروانوں سے عظیم سینٹر کی کامیابی کے بھرپور تعاون کی اپیل کرتے ہیں۔

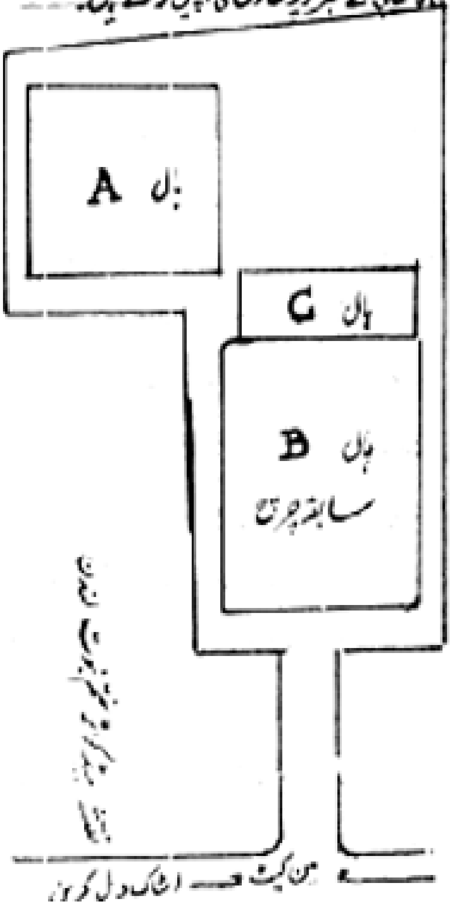

بقیہ: عبدالرحمان یعقوب باوا

برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہیڈ کوارٹر

قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا پاکستان سے فرار، لندن میں مستقل قیام، لندن کے قریب نام نہاد اسلام آباد'' کے نام سے قادیانی ہیڈ کوارٹر کا قائم کیا جانا۔ پھر برطانیہ کے غیور مسلمانوں اور علمائے کرام کی تشویش کہ اب قادیانیت کا تعاقب کس طرح ہوگا یہ تھا وہ پس منظر جو ''ختم نبوت سینٹر'' قائم کئے جانے کا سبب بنا۔

یوں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ''کی سرگرمیاں ۱۹۶۷ء سے تھوڑی بہت جاری تھیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر حضرت مولانا لال حسین اختر کی اس تاریخی جدوجہد سے برطانیہ کے مسلمان آج بھی واقف ہیں کہ ورکنگ مشن کی شاہ جہاں مسجد پر خواجہ کمال الدین قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں داخل ہو کر قابض ہوا اور مولانا لال حسین اختر نے ۱۹۶۷ء میں قادیانیوں سے واگذار کرائی۔ ۱۹۸۳ء میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی قیادت میں ایک وفد کا دورہ برطانیہ پھر ۸۵ء اور ۸۶ء میں لندن میں ویمبلے ہال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد، یہ تھیں وہ خدمات جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے برطانیہ کے مسلمانوں کے لئے انجام دیں

ختم نبوت کانفرنس لندن ۸۵ء کے موقع پر دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مرزا طاہر کے لندن آنے کے بعد جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے اس سے نمٹنے کی صورت یہ ہے کہ مرکزی دفتر ملتان کی طرز پر لندن میں ایک شاخ قائم کی جائے۔ جہاں سے انگریزی میں کام ہو۔ ہم نے اپنا یہ خیال ابوظبی سے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے مہمانوں مولانا خلیل احمد ہزاروی اور علامہ اشتیاق کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا چنانچہ ستمبر ۱۹۸۵ء میں متحدہ عرب امارات کا دورہ طے پایا طے شدہ پروگرام کے مطابق مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی قیادت میں ایک وفد جس میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا منظور احمد الحسینی اور راقم الحروف شامل تھا، دورہ پر روانہ ہوا۔ الحمد للہ وہاں ہماری خاطر خواہ پذیرائی ہوئی۔ مولانا محمد ہارون، شیخ التفسیر مولانا محمد اسحاق مدنی، مولانا محمد فہیم، مولانا خلیل احمد ہزاروی اور علامہ اشتیاق صاحب اور جناب رفیق صابری نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا اور ہم وطن واپس پہنچے۔

۸۶ء میں ختم نبوت کانفرنس لندن سے فارغ ہو کر ایک وفد ترتیب دیا گیا تھا جو کینیڈا، ڈنمارک، ناروے سویڈن کے دورے پر روانہ ہوا دو ماہ کے دورے کے اختتام پر وفد کے ارکان وطن روانہ ہو گئے اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں لندن میں قیام کرکے دفتر کے لئے جگہ تلاش کروں چنانچہ اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۸۶ء اور جنوری ۱۹۸۷ء جو برطانیہ میں سخت سردیوں کے دن تھے لندن بالہم مسجد میں قیام کیا۔ بالہم مسجد کے خطیب مولانا محمد طلال ڈبیل نے بھرپور تعاون کیا اس کے علاوہ مولانا منور حسین نے ہر موقع پر خدمت کی۔ مسجد کمیٹی کے ارکان بھی معاون تھے۔

۴ ماہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد ہم موجودہ ''ختم نبوت سینٹر'' کا سودا کرنے میں کامیاب ہوئے سودے کے وقت ہمیں یہ معلوم تھا کہ مطلوبہ رقم ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے لیکن اللہ پاک کی تائید و نصرت کی پوری توقع تھی جنوری ۸۷ء کے آخری ہفتہ میں فارغ ہو کر حرمین شریفین حاضری کی سعادت حاصل کی وہاں اللہ کے دربار میں سودے کی کامیابی اور بقیہ مراحل کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ آخر اللہ تعالیٰ کی نصرت آگئی

حرمین شریفین کی واپسی کے فوراً بعد فروری میں کیپ ٹاؤن میں قادیانی مقدمہ کے سلسلے میں جنوبی افریقہ کا سفر درپیش ہوا اس سفر میں ہم حضرت مولانا ابراہیم میاں، مولانا محمد ابراہیم مونیا، مولانا رشید میاں، مولانا احمد

باقی صفحہ ۳۰ پر

بقیہ: بزم

ہو جاتی ہے۔ اور دل سے آپ حضرات کے دعائیں نکلتی ہیں، رسالہ ہر لحاظ سے معیاری ہوتا ہے، آج کل اس مہنگائی کے دور میں اتنا خوبصورت رسالہ مہیا کرنا یہ سوائے اس کے اللہ کا کرم اور سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رسائل میں مزید برکت اور ترقی نصیب فرمائے (آمین)

ہر روز روزِ عید.....

قاری غلام لیسین مجددی، ربوے اسٹیشن بوہڑی

آپ کا رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت پڑھ کر دل کو بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ یعنی ہمارے یہاں آپ کے رسالے کی برکت سے ہر روز روزِ عید، ہر شب شب برات ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو مزید برکت عطا فرمائے آپ کا رسالہ قادیانیوں کے سر پر لٹکتی ہوئی ننگی تلوار ہے۔

بائیکاٹ کریں

ارشد حسین، ودیہہ ضلع اٹک

میں آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت بیع دوستوں بڑے شوق اور دینی جذبہ کے تحت پڑھتا ہوں۔ اور خدا سے التجا ہے کہ وہ اس رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دیں۔ آمین۔ ختم نبوت رسالہ پڑھنے والوں کا فرض نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کا فرض اولین ہے کہ وہ خاتم النبیین جناب حضرت محمد رسول اللہ کی ناموس کی حفاظت کے لیے اپنے جان و مال کی قربانی سے دریغ نہ کریں گے اور مرزائیوں کے غلیظ اور باطل عقیدے کو پھلنے پھولنے نہ دیں۔ اور ان کے ساتھ مکمل طور پر بائیکاٹ کریں۔

ختم نبوت سنٹر لندن کا یوم آغاز

یہ لندن شہر ہے آج ۲۴ اپریل ۸۷ء جمعہ کا دن ہے ویسے لندن کا موسم اکثر ابر آلود رہتا ہے۔ مگر آج لندن کا موسم بڑا خوشگوار ہے سورج چمک رہا ہے لندن کے لوگ بہت خوش ہیں کہ سورج کا چہرہ دیکھنے کو ملا یہ تو ان کی خوشی ہے مگر ہماری خوشی کسی اور وجہ سے ہے جس کی کوئی انتہا نہیں آج ہمیں ختم نبوت سینٹر کی چابیاں ملنی تھیں قبضہ کی تاریخ (کمپلیشن ڈیٹ) آج قبضے کی کارروائی کا آغاز صبح نو بجے ہوا احقر اور جناب عبدالرحمان یعقوب باوا صاحب صبح ساڑھے آٹھ بجے جناب فیروز صاحب کے پاس پہنچے انکی گاڑی میں یہ وفد نو بجے وکیل کے دفتر کی طرف روانہ ہوا یہ سفر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا تھا۔ مگر ختم نبوت کے مسلک کی برکت سے صرف ۳۵ منٹ میں طے ہوا دس بجے وکیل صاحب سے ملاقات ہوئی رقم جو ڈرافٹ کی شکل میں تھی وکیل کو ادا کی گئی کچھ دیر ان سے بات چیت چلتی رہی۔ وکیل نے کہا کہ آپ حضرات "اسٹاک ویل گرین" وہاں چرچ کے سیکرٹری آپ کے لئے چرچ کی چابیاں لئے منتظر ہوگی چنانچہ ہم شاداں و فرحاں ساڑھے دس بجے وکیل کے دفتر سے روانہ ہوئے اور گیارہ بجکر نو منٹ پر چرچ کی عمارت کے سامنے تھے وہاں چرچ کی سیکرٹری ایک ادھیڑ عمر خاتون تھیں انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا اس نے کہا مجھے وکیل کا پیغام مل گیا ہے۔ میں چابیوں کے دو سیٹ لائی ہوں اور آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں چنانچہ چرچ کے دروازے پر اس نے چابیوں کے دونوں سیٹ جناب الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا کی خدمت میں پیش کردیئے چرچ کا دروازہ کھولا گیا ہم اندر داخل ہوئے احقر داخل ہوتے ہی اس اونچی جگہ پر (جہاں پادری ہمیشہ کھڑا ہوتا تھا) پہنچا وہاں توحید کا نعرہ بلند کیا تین مرتبہ اللہ اکبر کہا سورہ اخلاص پڑھی اور ختم نبوت کا نعرہ بلند کیا تھوڑی دیر ہم بلڈنگ کا معائنہ کرتے رہے جمعہ بالہم مسجد میں پڑھنا تھا لہٰذا بارہ بجے فیروز صاحب کے ساتھ ہم بالہم روانہ ہوگئے خطبہ جمعہ سے قبل احقر نے رمضان المبارک کے فضائل پر تقریر کی مولانا بلال پٹیل نے جمعہ پڑھایا اور دعا کے بعد اعلان کیا کہ پرسوں یعنی ۲۶ اپریل کو ختم نبوت سینٹر میں یوم صفائی ہے۔ اور سینٹر کا آغاز بھی ہے لہٰذا سب حضرات دس بجے وہاں پہنچیں ۲۶ اپریل کی تاریخ بھی عجیب اتفاق ہے آج ہی کا دن تین سال قبل پاکستان میں انٹی قادیانی

رپورٹ: منظور احمد الحسینی

آرڈی ننس کا نفاذ ہوا اور آج ہی کے دن لندن سٹی میں ختم نبوت کا یوم آغاز ہو رہا ہے۔ جمعہ کے روز بالہم مسجد کے خطیب و امام مولانا بلال پٹیل، محترم عبدالرحمٰن باوا اور راقم بھیر سینٹر پہنچے اور نماز شکر ادا کی ۲۵ اپریل بروز ہفتہ دو بجے دوپہر بالہم مسجد سے بہت سے رفقاء سنٹر پہنچے اور نماز شکرانہ ادا کی گئی۔ جب کہ احقر نے سورۃ یٰسین با آواز پڑھی جس کی آواز پورے سینٹر گونج رہی تھی۔

۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو ساڑھے دس بجے بالہم مسجد اور سنٹر کے ارد گرد کے علاقوں سے مسلمان پہنچنا شروع ہوگئے۔ جس میں جوان بوڑھے اور بچے سبھی تھے۔ مسلمانوں کا جوش اور ولولہ قابل دید تھا۔ صفائی کرنے کے جھاڑو وغیرہ اپنے گھروں سے لاتے اور سب حضرات نے رضاکارانہ طور پر صفائی شروع کردی۔ مولانا محمد رمضان نے ٹھیک ڈیڑھ بجے جہاں تثلیث کا نعرہ بلند ہوتا تھا وہاں توحید کا نعرہ (اذان) بلند کیا ٹھیک دو بجے احقر نے پہلی نماز ظہر پڑھی۔ نماز کے بعد محترم باوا صاحب نے اعلان کیا کہ دو منٹ فضائل کی تعلیم ہوگی چنانچہ نوجوان محمد طاہر نے انگریزی میں فضائل اعمال میں سے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا احقر نے کھڑے ہوکر ان تمام حضرات کا بھرپور شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس سلسلے میں تعاون کیا اور یہ اعلان کیا کہ یہ پراپرٹی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی ہے۔ اس عمارت کا نام ختم نبوت سینٹر ہے۔ آپ حضرات حسب سابق اس کی خدمت کرتے رہیں گے بعد ازاں مولانا محمد بلال پٹیل خطیب بالہم مسجد کو دعوت خطاب دی گئی موصوف کی اس سینٹر کے سلسلے میں ناقابل فراموش خدمات ہیں آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ختم نبوت کے کام کے لئے عظیم الشان جگہ عطا فرمائی ہے جہاں تقریباً ۲۰۰ سو سال تک کفر و شرک کا چرچا اور دور دورہ رہا۔ آج یہاں توحید اور ختم نبوت کا غلغلہ بلند ہے آپ نے کہا اب ہمارا آزمائش کا وقت آگیا ہے ہمیں چاہیے کہ اس میں ہم پورے اتریں یہ پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی ہے اور جس کو چاہتے ہیں وارث بنا دیتے ہیں آپ نے چابیوں کا گچھا ہلاتے ہوئے کہا کہ کل تک یہ چابیاں پادریوں کے ہاتھ میں تھیں انہیں لوگوں نے ہمارے مسلمانوں کو اسپین میں دھوکہ دے کر کہا تھا کہ مسلمانوں چابیاں ہمارے حوالے کردو ہم تمہاری حفاظت کریں گے مگر انہوں نے دھوکہ دیا اور مسلمانوں کا قتل عام کیا آج وہی چابیاں پورے یورپ میں جگہ جگہ ہمارے حوالے ہو رہی ہیں ختم نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمغہ امتیاز ہے اللہ نے شان و شوکت چمکانے کو یہ جگہ عطا فرمائی ہے بعد ازاں ان سب حضرات کی ہال میں چائے سے تواضع کی گئی۔

جناب عارف صاحب نے جوش ولولہ کے ساتھ اسلام اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔

باطل کا تعاقب

لندن کے ایک قادیانی ایم ایس اشرف کے خط کا جواب

تحریر: محمد حنیف ندیم

سوال واذ اخذ اللہ میثاق النبیین الخ اس آیت میں تمام انبیاء حتیٰ کہ (امام الانبیاء) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرزا قادیانی کے بارے میں عہد لیا گیا اور پھر اسی سورت کے آخری رکوع میں وضاحت سے سوال کی آمد کا ذکر ہے تاکہ وہ آئیں اور خبیث اور طیب (یعنی پاک اور ناپاک) میں فرق پیدا کر دیں۔

جواب سچ کہا ہے کسی شاعر نے

ڈھیٹ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

چودہ سو سال کے اُمتِ اسلامیہ کے تمام مفسرین و محدثین اس بات پر متفق ہیں آیت میثاق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے کیونکہ آپ ہی امام الانبیاء نبی آخر الزماں ہیں، آپ کی اعلیٰ و ارفع شخصیت ہونے کا یہ بھی ایک ثبوت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے بھی رسول آئے انہوں نے اپنے عہد میثاق کو اس طرح نبھایا کہ اپنی اپنی اُمتوں اور پیروکاروں کو آپ کی آمد کی بشارت اور خوشخبری دی چنانچہ قرآن کریم میں اس طرف یوں اشارہ دیا گیا ہے

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یعنی عیسائی اور یہودی جو آپ کی ذات کے منکر ہیں وہ آپ کی تعریف و توصیف اور آپ کی خصوصیات توریت اور انجیل میں لکھی ہوئی پاتے ہیں۔ یہ ان کی بدقسمتی ہے کہ اس کے باوجود بھی وہ آپ کی ذات پاک کے منکر ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث پاک میں خود فرمایا ہے کہ میں نوید ابراہیم اور بشارت عیسیٰ ہوں۔ کیا یہ آپ لوگوں کی ڈھٹائی اور بے شرمی نہیں ہے کہ جس آیت میں حضور کی عظمت اور بلندیٔ شان کا اظہار ہوتا ہے اسی آیت کو مرزا قادیانی جیسے مجموعہ امراض و خرافات اور تثلیث کے پجاری انگریز کے پٹھو پر چسپاں کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سے شواہد پیش کیے جا سکتے ہیں کہ قرآن کی جن آیتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی گئی ہے مرزا قادیانی نے وہی آیت اپنی مجسم شیطان ذات پر چسپاں کر دی۔ اگر آپ فرمائیں تو میں وہ آیتیں باحوالہ تحریر کر کے بھیج دوں۔

اب رہی یہ بات کہ مرزا قادیانی خبیث اور طیب میں تمیز کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے تو اس سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر حرف آ رہا ہے کہ وہ احقاق حق، ابطال باطل، پاک و ناپاک اور خبیث و طیب میں فیصلہ یا تمیز کیے بغیر دُنیا سے رخصت ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تیرھویں صدی تک اُمت محمدیہ خبیث و طیب، پاک و ناپاک، احقاق حق اور ابطال باطل کے بغیر ہی رہی۔

بقیہ: آپ کے مسائل

نماز کا مسئلہ

سائل: خلیل الرحمٰن — ناظم شب

س:- ہماری مسجد کے مولانا صاحب صبح کی نماز پڑھا رہے تھے نماز کی دوسری رکعت میں انہوں نے سورۂ مزمل کا آخری رکوع پڑھنا شروع کیا جبکہ وہ رکوع ایک آیت کا ہے۔ جب انہوں نے یہ آیت ما تیسر من القرآن تک پڑھی تو آگے پڑھنا بھول گئے لہٰذا مولانا صاحب نے اعادہ بھی کیا لیکن جب پھر یہاں تک پہنچا تو آگے نہ پڑھ سکے تو سیدھے رکوع میں چلے گئے اس کے بعد سجدہ سہو بھی نہیں کیا تو جناب آپ سے گزارش ہے کہ آیا یہ نماز ہوئی یا نہیں کیونکہ نماز میں تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا پڑھنا ضروری ہے

ج:- بڑی آیت کا پورا پڑھنا شرط نہیں بلکہ اگر اتنی مقدار پڑھ لی جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو (جس کی مقدار تیس حروف لکھی ہے) تو نماز ہو گئی سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

مدرسہ قاسم العلوم ہاشمیہ صحبت روڈ بی بلوچستان

فون ۲۵۳

آپ کی زکوٰۃ صدقات و دیگر عطایا کا سب سے بہترین مصرف ہے ادارہ ہذا میں شہری اور بیرونی تقریباً ڈیڑھ سو طلباء دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں مدرسہ ہذا میں درس نظامی کا باقاعدہ انتظام ہے ادارہ ہذا سے ہر سال چار، پانچ طلباء حفظ سے فارغ ہوتے ہیں۔ طلباء کی تعلیم کے لئے پانچ استاذ مقرر ہیں

طلباء کا خورد و نوش علاج معالجہ اور دیگر ضروریات کا مدرسہ ہذا کفیل ہے مدرسہ ہذا ۱۹۶۳ء میں معرض وجود میں آیا ہے اس تھوڑے عرصے میں الحمد للہ ادارہ نے کافی ترقی کی ہے اس مدرسہ کی جامع مسجد کیلئے ٹینکی کی ضرورت ہے اہل ثروت حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔

پتہ ترسیل رقم: مولوی عطاء اللہ ناظم مدرسہ قاسم العلوم ہاشمیہ صحبت روڈ بی بلوچستان

بزم ختم نبوت

بے نظیر رسالہ

ختم نبوت ایک بے نظیر رسالہ ہے، بدبخت مرزائیوں کے زنانے دار تھپڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی نظر ایک بار اس کے کسی ورق پر پڑ جائے ناممکن ہے کہ اختتامی اشتہار تک بھی چھوڑے۔ خدا کرے یہ روزنامہ بن جائے آمین۔

ایک قطعہ عرض خدمت ہے۔

"مصرع سناؤں کیا میں جذبہ دوستو
آتی نہیں بہار بتجربہ دوستو
میرا جو بس چلے اک وار میں کروں
طاہر کا سر نثار خنجر یہ دوستو"

(سید شہزاد افتخار گل لاہور)

حفاظت کرتے ہوئے انگریز کے پروردہ اور خود کاشتہ پودے کے کفر اور ناپاک عزائم سے بچیں۔ میں ایک حساس علاقہ میں رہتا ہوں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے انتقالی ممبر کی حیثیت سے اپنے مذہب کا ایک جزو سمجھتے ہوئے انشاء اللہ العزیز آپ کے قافلہ حق کے ساتھ رواں دواں رہوں گا۔ آپ نے قارئین کرام کو آراکے لئے رسالہ میں جو جگہ دی ہے یہ نہایت ہی موزوں ہے وہ زیب رسالہ جیسا ظاہر ویسا باطن اس سے کہیں زیادہ خوبصورت حقائق کو اپنے اندر سموئے ہوئے تبلیغ اسلام کے رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقی دے۔ اور ہم سب کو علمائے حق کے قافلہ کے ساتھ دین حق کی سربلندی کے لئے سعی مقبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شاہ تاج گھی کمپنی

شاہ فیصل عثمان، خوشاب

خوشاب کے لوگ ایک پریشانی میں مبتلا ہیں وہ یہ کہ شاہ تاج گھی کمپنی قادیانیوں کی ہے اگر واقعی یہ کمپنی قادیانیوں مرتدوں کی ہے تو جناب کی خدمت میں درخواست ہے کہ رسالہ ختم نبوت وضاحت سے تحریر کریں۔ بڑی مہربانی ہوگی، تاکہ مسلمان یہ گھی استعمال نہ کریں۔

نوٹ:۔ ہمیں اس بارے کوئی علم نہیں اگر کسی کو معلومات ہوں تو ہمیں ارسال فرمائیں (ادارہ)

دل سے دعائیں نکلتی ہیں

ابوسعید انور، الکوٹ عبدالمالک شیخ زیرہ

ہفت روزہ ختم نبوت کو دیکھ کر طبیعت خوش

باقی صفحہ ۲۱ پر

جیسا ظاہر خوبصورت ویسا باطن

محمد انور ایم۔ اے تحصیل ہری پور

محترم جناب کا ارسال کردہ رسالہ ختم نبوت شمارہ نمبر ۳۹ ملا پڑھ کر دل کو از حد خوشی ہوئی۔ اس لیے کہ مرزائیوں کے دجل وفریب ان کی مکاری وعیاری کا پردہ چاک کر کے مسلمانوں کو ان کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ غلامان مصطفیٰ ﷺ ناموس رسالت کی

شہزادے کے نمائندے سے منہ کی کھائی

محمد یوسف رانا، کروڑ لعل عیسن

جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ یہاں کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں نے قادیانی مشروب ساز فیکٹری کا بائیکاٹ کر رکھا ہے پہلے صرف بوتل کا بائیکاٹ تھا اب اس کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ ہو چکا ہے یہاں کی جنرل اسٹور یونین جس کے جنرل سیکرٹری صوبیدار محمد اسلم ہیں، ان کے پاس لاہور سے فیکٹری کا ایک نمائندہ اس شہر کے ڈیلرز کو اپنے ساتھ لے کر آیا اور بائیکاٹ ختم کرانے کی اپیل کی اس نے مختلف قسم کی وجوہات پیش کیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ شیئرز ان میں پچاس فیصد قادیانیوں کا اور باقی دوسرے حضرات کا حصہ ہے۔ نیز یہ کہ فیکٹری میں تمام مسلمان کام کرتے ہیں۔ بائیکاٹ سے وہ متاثر ہو رہے ہیں ان کے بچے بھوکے مر جائیں گے جس کی تمام ذمہ داری آپ پر ہوگی لہٰذا آپ بائیکاٹ ختم کر دیں۔ اس نے یہاں تک بھی پیشکش کی کہ آپ ہم سے مشروبات لیں اور رقم بعد فروخت دیں اور اگر نہ فروخت ہوں تو ہم مال واپس لے لیں گے ان کے تمام ہتھکنڈے بیکار ثابت ہوئے اور بائیکاٹ جاری ہے۔

مرتب : سہیل باوا

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے ، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت

عنایت اللہ شاکر ، دوھرات

مدینہ منورہ آنے کے بعد مسلمانوں کو پانی کی سخت تکلیف تھی تمام شہر میں صرف ایک کنواں تھا جس کا پانی پینے کے لائق تھا لیکن اس کا مالک ایک یہودی تھا، اور اس نے اس کو ذریعہ معاش بنا رکھا تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس عام مصیبت کو کم کرنے کے لیے اس کنویں کو خریدنا چاہا بڑی مشکل سے وہ یہودی نصف کنواں دینے پر تیار ہوا اور آپ نے بارہ ہزار درہم میں خرید لیا۔ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی باری ہوتی تو سارے مسلمان دو دن کا پانی جمع کر لیتے تھے اور ایک دن یہودی کی باری ہوتی ۔ یہودی نے دیکھا اب اس سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی تو وہ بقیہ نصف فروخت کرنے پر راضی ہو گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہزار درہم میں اس کو خرید لیا اور عام وقف کر دیا ۔

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ

محمد احسان داناگورنمنٹ مڈل سکول دا کرہ ضلع جھنگ

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ تھیں ۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا ۔ آپ رضی اللہ عنہا بہت امیر و کبیر خاتون تھیں ۔ آپ رضی اللہ عنہا اچھے اوصاف و اخلاق کی وجہ سے طاہرہ کے نام سے پکاری جاتی تھیں ۔ جب آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی ، ایمانداری ، دیانتداری اور انصاف پسندی کا پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی خواہش ظاہر فرمائی اس طرح آپ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہوا ۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد اعلان توحید فرمایا تو مکے والے آپ کے مخالف ہو گئے ایسے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کا پورا پورا ساتھ دیا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو انہوں نے میری تصدیق کی ، جب کسی نے میری مدد نہیں کی تو انہوں نے میری امداد کی ۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی پوری دولت اسلام کے لیے خرچ کر ڈالی ۔

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

محمد شریف ، گورنمنٹ ہائی سکول دا کرہ روڈ ضلع جھنگ

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا کے لخت جگر تھے ۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسین رکھا ۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ تربیت میں بھی آپ ہی کا دخل تھا جب حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے گھیرے میں لیا تو آپ رضی اللہ عنہ بھی پہرہ دینے والوں میں تھے ، اور آپ نے باغیوں کو روکنے کی بڑی کوشش کی لیکن باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ۔ جب یزید مسلمانوں کا سربراہ بنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا کیونکہ یزید خلافت کا اہل نہ تھا ۔ آپ رضی اللہ عنہ پر بیعت کے لیے زور دیا گیا تو آپ کوفہ والوں کے اصرار پر مدینہ چھوڑ کر چلے گئے ۔ راستے میں کربلا کے مقام پر یزید کی فوج نے آپ رضی اللہ عنہ کا راستہ روک لیا آپ کے ساتھیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بالآخر وہیں جام شہادت نوش کیا ۔

سلیمان ابن علی اور جھوٹا مدعی نبوت

علی احمد صابر قصور

بصرہ میں ایک آدمی نے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا اسے قید کر کے گورنر سلیمان بن علی کے پاس لایا گیا ۔

سلیمان بن علی نے اس سے پوچھا کیا تو بھیجا ہوا نبی ہے؟

اس نے کہا اس وقت تو میں قیدی ہوں ۔

سلیمان نے کہا : تیرا برا ہو تجھے کس نے بھیجا ہے؟

اس آدمی نے کہا اے بوڑھے کیا انبیاء سے اس طرح بات کرتے ہیں ، اللہ کی قسم اگر میں قید نہ ہوتا تو جبریل کو حکم دیتا کہ وہ قوم پر عذاب بھیجے ۔

سلیمان بن علی نے پوچھا کیا گرفتار کی دعا قبول نہیں ہوتی؟ اس نے کہا ہاں خاص طور پر انبیاء کا جب وہ قید میں ہوں ۔ سلیمان ہنس پڑا اور اسے کہا کہ میں تجھے چھوڑتا ہوں اور تو جبریل کو حکم دے کہ وہ قید پر عذاب بھیجے اگر اس نے تیرا حکم مان لیا تو ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور تیری تصدیق کر دیں گے ۔

اس نے کہا اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ جب تک وہ عذاب نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں گے ۔

سلیمان ہنس پڑا اور اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ دیوانہ ہے تو اسے چھوڑ دیا گیا ۔ ☆☆☆

بنگلہ دیش کی ڈائری

○ عظیم الشان کانفرنس
○ قادیانیت کے خلاف پرجوش تقریریں
○ حکومت سے غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ

گزشتہ ماہ سیرت النبی کمیٹی کے زیر اہتمام دیہرائی شہر میں ایک عظیم سیرت النبیؐ کانفرنس منعقد ہوئی جسکی صدارت خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ جناب مولانا عبدالحق صاحب نے کی۔ مقررین حضرات میں سے مجلس تحفظ ختم نبوت سنام گنج کے عظیم راہنما علم و سیاست کے شہسوار مجاہد ملت حضرت مفتی محمود صاحب نور اللہ مرقدہٗ (پاکستان) کے تلمیذ گرانقدر جناب مولانا نورالاسلام خان صاحب (محدث دارالعلوم درگاہ پور) نے مسئلہ ختم نبوت پر طویل تقریر کی۔ حضرت نے مرزا قادیانی کی خود نوشت حقیقۃ الوحی کے اوراق الٹ الٹ کر قادیانی کے جھوٹے اور متعارض دعاوی پیش کئے جب حضرت نے بتایا کہ دیکھئے ایک ہی شخص عیسیٰ مذکر اور مریم مونث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے پھر خدا کے بیٹے کے مانند ہونیکا دعویٰ کرتا ہے اب ہمیں تلاش کی ضرورت ہے کہ اس کا خدا کون ہے اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ "وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ" کہ رسول اپنی قومی زبان پر رسول ہوتے ہیں غلام احمد پر مختلف زبان میں وحی آئی یہاں تک کہ انگریزی زبان میں بھی اس پر وحی اتری اور یہ بیا وحی بھیجنے والے اس مردود سے پنجابی تعلق ہونے کی بنا پر اس سے ہم پسندی کی او رباب اسی کے ملک لندن میں غلام احمد مرتد کا خلیفہ مرزا طاہر پناہ گزیں ہوا اور انگریز اس کا خدا اور غلام احمد مرتد کو عورت جیسا استعمال کرنے والا ہے یہاں کہنا تھا کہ تقریباً آٹھ دس ہزار کے اجتماع سے فلک شگاف نعرے گونجنے لگے۔ ختم نبوت زندہ باد۔ قادیانیت مردہ باد۔ حضرت والا نے عالمی تحفظ ختم نبوت پاکستان کو خراج پیش کیا مقررین حضرات قادیانیوں کو چیلنج کیا اور مناظرہ کیلئے بار بار للکارا دارالعلوم درگاہ پور کے طلبہ کتابوں کے انبار لیکر پہنچے لیکن کسی بھی قادیانی کو جلسہ گاہ پر آنے کی جرأت نہیں ہوئی وہ منہ کالے دم دبا کر جان بچانے کی کوشش کرنے لگے اہل مجلس نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا کہ جب تک انگریز کے خود کاشتہ پودے کو ختم نہیں کرلیں گے۔ ہماری تحریک جاری رہے گی حضرت نے حکومت بنگلہ دیش سے مطالبہ کیا کہ جلد از جلد قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے اور ان کے پرچار پر پابندی عائد کی جائے۔

ضلع سنام گنج کے ایک علاقہ کا نام بیڑا اوجالی ہے پیدل دشوار گزار راستہ ہے۔ جہاں پیدل پہنچنے کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں۔ نیز علماء کرام کی صحبت بھی انہیں بہت نادر ہی حاصل ہوتی ہے وہاں چار مقامی قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو مختلف حیلوں سے قادیانیت کا پرچار کر رہے تھے وہاں کاروان تحفظ ختم نبوت سنام گنج کی محنت اور مقامی غیور مسلمانوں کی کوشش سے ایک اجتماع کا انتظام ہوا۔ ہمارے زعماء خصوصاً مجاز مدنی صاحب مولانا عبدالحق صاحب اور جناب مولانا نورالاسلام خان صاحب پہنچے۔ جناب مولانا عبدالمقتدر صاحب جناب مولانا عبدالمعز صاحب نے زور شور سے جلسہ کا اعلان کر دیا۔ ہزاروں افراد دور دراز علاقے سے نہایت ہی گرمی کی شدت سے مقابلہ کرتے ہوئے پیدل جلوس نکال کر قادیانیت مردہ باد ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا کر قادیانیوں کے بالکل استانے کے قریب جلسہ گاہ میں پہنچے۔ جناب مولانا ابوالکلام صاحب جناب مولانا عبدالمقتدر صاحب اور دیگر شعلہ بیان خطباء کی تقریر سے قادیانیت کے در و دیوار ہلنے لگے کثیر تعداد سامعین قادیانیوں کے گھر بار اکھاڑ دینے اور ان کا استیصال کرنے کیلئے نعرے لگا لگا کر مشتعل ہوتے رہے۔ مقامی پولیس نے قتل و قتال سے لوگوں کو باز رہنے کے لئے اپیل کی سنام گنج خدام الدین کے ناظم اعلیٰ اور رہنما عطاء الرحمٰن اور جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ مجاز مدنی اس جلسہ کو سنبھال رہے تھے ایک دفعہ جناب مولانا نورالاسلام خان صاحب کی شعلہ بیانی سے مجمع کا کنٹرول آپے سے باہر ہو گیا جناب مولانا عبدالحق صاحب نے بمشکل سنبھالا۔ پورے علاقے میں خطبات اور جلسوں سے خطرناک صورت پیدا ہو گئی۔ علاقے کے غیور اور معمر افراد نے قادیانیوں کو اپنے اپنے علاقے سے باہر نکالنے کا وعدہ کیا اور ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا۔ جناب مولانا اسکندر علی صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسے کے اختتام پر جناب مولانا عبدالحق صاحب نے مدلل بیان کیا اور مجلس تحفظ کی

فرما گئے ہادی — لا نبی بعدی
زیورات کی دنیا میں جگمگاتا ہوا نام
انوار جیولری ہاؤس
فون - ۲
مین بازار ادچ۔ ضلع دیر
پروپرائٹر: حاجی ہدایت اللہ خان اینڈ حاجی محمد صادق

طرف سے ذیل کے قراردادوں کی منظوری لی گئی۔ (۱) جھوٹی نبوت کے دعویدار قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ ان کے پرچار اور تبلیغ کو بند کیا جائے۔ (۲) انکو کلمہ طیبہ کے استعمال، مسجد میں داخلے کے حق سے محروم ہو گیا ہے۔ مذکورہ بالا اجتماعوں نے مطالبہ کیا کہ ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ مذکورہ بالا اجتماعوں نے نوائے وقت ملتان کی خبر کے مطابق کہ پنجاب میں سرکاری محکمے ۲۷۸ قادیانی افسر اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ اور ان کی زیادہ تعداد محکمہ تعلیم میں ہیں اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں اور محکمہ تعلیم میں رہ کر جدید نسل کو گمراہ کر رہے ہیں لہٰذا انہیں تمام تعلیمی اداروں سے فی الفور علیحدہ کیا جائے۔

ربوہ میں زناکاری کے اڈے
ایک نو مسلم قادیانی نوجوان کا انکشاف

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) شبان ختم نبوت سرگودھا کی جانب سے ایک کنونشن رحمٰن پورہ چوک میں منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض جناب مولانا حافظ محمد صادق صاحب نے ادا کئے۔ جناب تنویر صاحب نے سٹیج سیکرٹری صاحب کے فرائض انجام دیئے۔ شبان ختم نبوت کے صدر جناب محمد یونس بلوچ نے مرزائیوں کی پاکستان دشمنی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے اس وقت پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھنے سے انکار کر دیا تھا جب پاکستان میں سائنس دانوں کی کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ اس نے اس وقت کہا تھا کہ میں ایسے ملک میں داخل نہیں ہو سکتا جہاں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا ہو اور اب ایک پلان کے تحت اسرائیل نے ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان بھیجا ہے تاکہ یہاں کی تنصیبات ایٹمی کو تباہ کیا جا سکے۔ شبان ختم نبوت کے سرپرست جناب جمال الدین صاحب نے لوگوں سے اپیل کی کہ مرزائی ہمارے ملک و دین کے دشمن ہیں ان کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ جناب مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مرزائی ایک ایسے جھوٹے نبی کی پیروی کرنے پر بضد ہیں۔ جس کی زندگی جھوٹ کے پلندوں سے بھری پڑی ہے۔ جناب مولانا اکرم طوفانی نمائندہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانیوں نے فحاشی کو پھیلانے کے لئے اپنا جال پھیلا رکھا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک لڑکا جو کہ قادیانی سے مسلمان ہوا ہے اور میرے پاس مرکز میں موجود ہے اس نے بتایا ہے کہ ربوہ زناکاری کا اڈا ہے۔ اس لڑکے نے کہا ہے کہ میری حفاظت کا ذمہ لیا جائے تو میں ربوہ میں ایسے فحاشی کے اڈوں کی نشاندہی کر سکتا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیو اگر آپ کو کسی اور بات کا خیال نہیں آتا۔ تو اپنی عزت کا ہی خیال کرلو اور ایسے باطل مذہب سے توبہ کرلو۔ تقریباً پانچسو کے قریب افراد نے اس کنونشن میں شرکت کی۔

معہد القرآن الکریم
قراءت یونیورسٹی میں
داخلہ

معہد القرآن الکریم محلہ حافظ آباد ڈب مانسہرہ ہزارہ ضلع سرحد پاکستان، تجوید و قراءت کی ایک معیاری اور بین الاقوامی درسگاہ ہے جو قراءت یونیورسٹی کے نام سے مشہور ہے۔ جس کی بنیاد ۱۹۶۳ء میں تعلیم القرآن ٹرسٹ راہوالی گوجرانوالہ کے بانی الحاج سیٹھی محمد یوسف صاحب نے رکھی تھی۔ نظام تعلیم، طلباء کے قیام و طعام، نظم و نسق اور جدید طرز کی رہائش گاہوں کی وجہ سے ایک منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ دو سالہ کورس میں روایت حفص، ترجمہ مع مختصر تفسیر، ابتدائی صرف و نحو، فقہ اور حدیث ریاض الصالحین اور تدریسی مہارت کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ دو سالہ کورس کے فارغین کو حسب منشا روایات سبعہ اور درس نظامی کی تکمیل کا بھی بندوبست ہے۔ ۱۵ شوال سے داخلے شروع ہو رہے ہیں۔ ۲۹ شوال ۱۴۰۷ھ کے بعد داخلہ نہیں ملے گا ——— داخلہ کے لیے پختہ حافظ یا درس نظامی کا فارغ ہونا ضروری ہے ——— اس ادارہ کے فارغین اندرون ملک اور بیرون ممالک میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں ——— سعودی عرب اور انگلینڈ میں معہد کے فارغین کو ترجیح دی جاتی ہے ——— اس ادارہ کی اعزازی سرپرستی شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب، امیر مرکزیہ ختم نبوت فرما رہے ہیں۔

داخلے کے لیے درخواستیں براہ راست معہد القرآن الکریم کے مدیر حضرت مولانا قاری فضل ربہ صاحب کو ارسال کی جائیں ——— مدرسہ کے ٹیلیفون نمبر 791 پر معلومات کے لیے رابطہ قائم ہو سکتا ہے۔

کراچی میں معلومات کیلئے: دفتر ماہنامہ "ندائے دین" فون ۹۱۵۰۱۵ پر قاری عمر خطاب سے اور اکرم حیدر فون ۵۲۱۰۱۰ پر حافظ محمد اعظم سے رابطہ قائم کریں۔

الداعی الی الخیر: قاری عمر خطاب اعزازی ناظم ادارہ
حال خطیب مدینہ مسجد غازی نگر کراچی ۳ پاکستان

علماء کرام اتحاد کی ضرورت محسوس کریں۔ مولانا حمادی

ملک کے اندر تخریبی کارروائیاں قادیانیوں کی شرارت ہے

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ علامہ حمادی نے یہاں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ وقت ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام فروعی اختلافات کو یکسر ختم کر دیں اور فتنہ قادیانیت کے خلاف منظم جہاد کریں۔ علامہ نے کہا کہ چھوٹا گروپ کی کارروائیاں ہوں یا فسادات کراچی ہوں یا اہل حدیث اجتماع لاہور یا کشمیری بازار راولپنڈی پر بمباری ہو ان تمام واقعات کا حقیقی اور اصل مجرم قادیانی گروہ ہے اور کوئی نہیں یہی لوگ روس اور انڈیا کے ایجنٹ بن کر ملک کو اس لئے توڑنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ عقیدے کی بنیاد پر شروع ہی سے پاکستان کے مخالف رہے ہیں اور ان کے پیروکار مرزا غلام احمد کا ان کے جھوٹے نبی کے بیٹے اور جانشین مرزا محمود نے کہا کہ پاکستان خدا کی مرضی کے خلاف بنا ہے اس لئے کوشش کر کے اسے توڑ دو علاوہ ازیں ملک کی عظیم اکثریت مسلم برادری اپنے ارتدادی عقائد اور گستاخی رسول عربی کی وجہ سے ان سے شدید نفرت کرتی ہے۔ اور خود قادیانی بھی ملک کی اس عظیم اکثریت مسلم آبادی کو حقیقی کافر اپنے مردوں کو خنزیر عورتوں کو کتیوں سے بدتر اور تمام مخالفین کو رنڈیوں کی اولاد یقین کرتے ہوئے ان سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا جھوٹا نبی غلام احمد اپنی کتابوں میں یہی لکھ گیا ہے۔ اس لئے قادیانی اس نظریاتی ملک کو ہر قیمت و ہر صورت ختم کرنا چاہتے ہیں اور نفرتیں پھیلا رہے ہیں، پھر کشیدہ حالات کا فائدہ اٹھا کر تخریبی کارروائیاں اور بموں کے دھماکے شروع کر دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ وقت ہے کہ تمام مسلمان اور بالخصوص تمام مکاتب فکر کے رہنما ذہنی اختلافات کو یکسر نظر انداز کر کے انکی خطرناک سازشوں کو ناکام بنائیں اور اتحاد و یکجہتی کے ساتھ اس فتنہ کو نیست و نابود کر دیں۔

واپڈا کے ایک اور افسر جناب عبدالرؤف عباسی کی وضاحت

دوسرے افسران بھی اپنی صفائی پیش کریں

ہم نے ہفت روزہ ختم نبوت مورخہ ۳ اپریل ۱۹۸۶ء میں ایک مضمون شائع کیا تھا جس کا عنوان تھا "واپڈا پر قادیانیوں کا تسلط" اس میں ۱۷۰ ایسے افسران کے نام شائع کیے گئے تھے جو قادیانی بتائے جاتے ہیں ہم نے اس فہرست سے قبل یہ وضاحت کر دی تھی کہ "یہ فہرست اس لئے شائع کر رہے ہیں کہ اگر یہ حضرات قادیانی ہیں تو منافقت چھوڑ دیں اور کھلم کھلا اپنے کو قادیانی ظاہر کریں اور اگر قادیانی نہیں ہیں تو اپنی صفائی پیش کریں" (دیکھئے ص۲۳ سطر۲)

ہمیں خوشی ہے کہ اب تک اس سلسلہ میں صرف تین افسران نے اپنی صفائی پیش کی ہے

۱۔ محمد اختر چودھری ولد محمد دین چوہدری ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن لاہور

۲۔ مسعود احمد پرویز اسسٹنٹ ڈائریکٹر واپڈا لاہور۔

۳۔ تیسرے صفائی دینے والے جناب عبدالرؤف عباسی صاحب ڈائریکٹر فیتگیشن واپڈا کمرہ نمبر ۲۰، واپڈا ہاؤس لاہور ہیں انہوں نے اپنی صفائی میں لکھا ہے۔

یہ بندہ ناچیز خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھتا ہے۔ میں کسی ایسے شخص کا پیروکار بھی نہیں ہوں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو اور نہ ہی میں ایسے کسی دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہوں نہ ہی میں قادیانی گروپ سے تعلق رکھتا ہوں یا خود کو احمدی کہتا ہوں بلکہ سنی حنفی عقیدہ مسلمان ہوں یہ سلسلہ پشت در پشت قائم ہے اور قائم رہے گا۔ انشاء اللہ۔ اس وضاحت کے بعد یہ مسئلہ تو طے ہو گیا کہ جناب عبدالرؤف عباسی صاحب ایک سنی العقیدہ مسلمان ہیں اس وضاحت کے بعد یہ شک و شبہ دور ہو جانا چاہیے کہ وہ قادیانی ہیں۔ اس لئے ان کا نام ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہونے والے افسران کی فہرست سے جو کہ انیسویں نمبر پہ درج ہے حذف سمجھا جائے۔ ہم دوسرے افسران سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ بھی اپنی صفائی پیش کریں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی وفات عظیم سانحہ ہے

گجرات (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کے جنرل سیکرٹری چوہدری محمد جمیل صاحب نے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت اہلحدیث کے جلسہ میں جو دھماکہ ہوا ہے، یہ مرزائیوں کی سازش ہے جیسا کہ مرزا طاہر نے ملک میں خانہ جنگی کرانے کا منصوبہ لندن میں تیار کیا تھا، اسی کی ایک کڑی ہے۔ یہ انتہائی وحشیانہ اور ظالمانہ اقدام ہے اس سانحہ میں علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، مولانا محمد خان نجیب اور دوسرے علمائے کرام شہید ہوئے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا، علامہ احسان الٰہی ظہیر نے تحریک ختم نبوت کے لیے ناقابل فراموش کام کیا ہے۔ آخر میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز حکومت سے مطالبہ کیا کہ مجرموں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

بہاولنگر میں ایس ڈی ٹیلیفون اور چشتیاں کالج میں قادیانی لیکچرار کا تبادلہ کیا جائے

بہاولنگر (نمائندہ خصوصی) انجمن سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم ضلع بہاولنگر کے ضلعی ناظم اعلیٰ جناب حفیظ اختر شاکر نے کہا ہے کہ حکومت اپنی غلط پالیسیاں چھوڑ دے اور سابقہ حکومتوں سے سبق حاصل کرے، جناب حفیظ اختر شاکر گذشتہ دنوں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے آرڈیننس ۲۹۸۔ ج پر عمل نہ کرایا اور مولانا محمد اسلم قریشی سمیت دوسرے علماء کرام بازیاب نہ ہوئے تو ہم ختم نبوۃ کے حوالے تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں گے جناب حفیظ اختر شاکر نے آخر میں صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ ٹیلیفون ایکسچینج بہاولنگر میں متعین ایس ڈی او اور چشتیاں ڈگری کالج میں لیکچرار قادیانی کا فوراً تبادلہ کیا جائے ورنہ حالات کی خرابی کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

دھنوٹ میں ختم نبوت کانفرنس

دھنوٹ، ۲۰ اپریل، مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ دھنوٹ کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، کانفرنس کی ابتداء تلاوت قرآن پاک سے ہوئی، قاری محمد ضیاء الرحمٰن نیازی نے تلاوت کی جبکہ صدارت بزرگ رہنما خواجہ عبدالحمید بٹ لودھراں نے فرمائی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب مناظر اسلام حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور عوام الناس کو بتایا کہ قادیانی اب پاگل کتے کی طرح بپھر چکے ہیں ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا چاہیے اور تمام علاقوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر قائم کرنے چاہییں۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب خواجہ عبدالحمید بٹ صاحب نے تاریخ قادیان سے لوگوں کو روشناس کرایا کہ یہ مرزائی جو کہ برطانیہ کے دم کٹے کتے ہیں انہوں نے مسلمانوں پر کیا کیا ظلم کیے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مرزائیوں نے غیر تو غیر اپنوں کو بھی ظلم کا نشانہ بنایا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب نے کہا کہ قادیانی تحصیل لودھراں کی فضا خراب کر رہے ہیں، لہٰذا انتظامیہ کو چاہیے کہ قادیانی جماعت کو لگام دے ورنہ حالات کی ذمہ داری خود حکومت اور قادیانیوں پر ہوگی۔ جناب صوفی عنایت علی صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیاپور نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ تحصیل لودھراں کے حالات مرزائی جان بوجھ کر خراب کر رہے ہیں تاکہ تحصیل لودھراں میں فساد ہوں اور امن خراب ہو جائے ہم نے بار بار حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ صدارتی آرڈیننس کی مکمل عملداری کرائے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے ناظم اعلیٰ نور محمد مجاہد نے کہا کہ مرزائی جماعت ایک سیاسی تخریب کار گروہ ہے جو کہ پورے پاکستان میں دھماکے کر رہا ہے۔ اور ربوہ کا محلہ سہراب گوٹھ سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ تخریب کاروں کا مرکز ہے۔ لہٰذا حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام اثاثے بحق سرکار ضبط کیے جائیں۔ اجلاس سے جناب قاضی محمد عبدالمالک فاروقی ناظم اعلیٰ مجلس دھنوٹ، ڈاکٹر حبیب الرحمٰن ناظم نشر و اشاعت دھنوٹ اور مولانا غلام علی صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی خطاب کیا

ٹنڈو غلام علی میں شیزان کا بائیکاٹ

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دن شام چار بجے شیزان کمپنی کی ایک سوزوکی مشروب بیچ کر ٹنڈو غلام علی شہر میں داخل ہوئی تو ختم نبوت کے جیالے کارکنوں نے اسے دیکھ لیا اور اس کا پیچھا کیا، شیزان کا سیلزمین پہلے نظامانی میڈیکل اسٹور پر گیا تو اس نے شیزان لینے سے انکار کر دیا پھر سیلزمین نے نیشنل میڈیکل اسٹور سے آرڈر لیا اور رسید کاٹی اتنی دیر میں ختم نبوت کے کارکن وہاں پہنچے اور انہوں نے اسٹور کے مالک سے کہا کہ اگر آپ نے شیزان کے مشروبات لیے تو ہم وارننگ دیتے ہیں کہ تمہاری بوتلیں وغیرہ توڑ دیں گے پھر نہ کہنا کہ ہمیں بتایا نہیں تو اسٹور کے مالک جو کہ ایک ہندو ہے اس نے آرڈر کو واپس دے دیا۔ یاد رہے کہ پہلے بھی پانچ ہندو دکانداروں نے شیزان کی مشروبات لینے سے انکار کر دیا تھا۔

کوئٹہ میں عظیم الشان جلسہ سے مولانا تونسوی اور دوسرے علماء کا خطاب

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک بہت بڑا جلسہ عام جامع مسجد مرکزی جیرنگی بی میں ہوا۔ جس کی صدارت مولانا عطاء اللہ خان نے کی مولانا نذیر احمد تونسوی مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے بیان میں کہا کہ معراج مصطفیٰ ﷺ ایسا واقعہ ہے جس کی سب سے پہلے جسمانی معراج کی تصدیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی، جن کے ایمان کا امتحان کا فریضہ آتے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو راتوں رات معراج کے ذریعے تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت کی۔ اور جنت کی سیر کرائی ان تمام حالات سے ثابت ہوا کہ آپ کو معراج جسمانی ہوا جس کی دلیل ہے کہ کافر عاجز آ گئے۔ اس دور کے کافر بھی حیران ہیں کہ آپ ﷺ کو معراج کیسے ہوا۔ ان کافروں کے سرغنہ مرزا قادیانی معراج کا منکر ہے۔ اس جلسہ عام سے مولانا عبدالعزیز لاشاری نے کہا کہ بغیر اتحاد کے ملک میں امن امان قائم نہیں ہو سکتا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں تمام جماعتیں اکٹھی ہیں۔ اس اتحاد کی برکت ہے کہ قادیانیت جیسے زبردست فتنہ کا مقابلہ کیا الحمد للہ ہر دور میں مجلس کو کامیابی حاصل ہوئی۔ مولانا عبدالعزیز لاشاری نے تمام مسلمانوں سے پُرزور درخواست کی اس اتحاد سے سبق حاصل کریں جلسہ سے محمد انور خان مندوخیل، طالب علم رہنما عبدالعزیز نے بھی خطاب کیا۔

غازی سچل کے خلاف مشہور مقدمہ قتل کا فیصلہ سنا دیا

غازی صاحب نے ایک بد زبان گستاخ رسول قادیانی کو قتل کر دیا تھا

نوابشاہ (نمائندہ ختم نبوت) ایڈیشنل سیشن جج جناب رجب علی خان بخاری نے غازی سچل کے خلاف اقدام قتل کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا، تفصیلات کے مطابق آج سے تقریباً تین سال قبل ایک بدزبان قادیانی عبدالحمید ساکن محراب پور نے غازی سچل کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کیا، غازی سچل نے اشتعال میں آکر نہ صرف اس کو قتل کر دیا، بلکہ عدالت میں قتل کا اقرار بھی کر لیا۔ ملزم کی طرف سے سابق ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی عبدالفتاح میمن نے مقدمے کی پیروی کی غازی سچل کو دو سال جیل میں رکھا گیا اور اب ضمانت پر رہائی ہوئی۔ مقدمہ کی سماعت ہوتی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مقدمہ کی پیروی کی۔ بالآخر طویل سماعت کے بعد ۱۶ مارچ کو ایڈیشنل سیشن جج نے ملزم کو تین سال کی قید بامشقت سنائی۔ دو سال جو وہ پہلے گذار چکے تھے اس کو بھی قید میں شامل کر لیا گیا، اس طرح ایک سال کے لیے غازی سچل کو جیل بھیج دیا گیا۔ مقدمہ کے فیصلہ کے وقت غازی سچل نہ صرف یہ کہ مطمئن کرنے بلکہ عشق رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں آنے والی تمام مصیبتوں کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے کے جذبہ کا اظہار کر رہے تھے۔ مقدمہ کی کاروائی سننے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا تشریف لائے ہوئے تھے۔ مولانا احمد میاں حمادی، مولانا دوست محمد، مولانا جمال اللہ الحسینی مہمانوں کے لیے چشم براہ تھے۔ سندھ کے علماء کی بہت بڑی تعداد اس موقعہ پر عدالت میں جمع ہو گئی تھی۔ بعد میں جنہوں نے اپنی دعاؤں سے غازی سچل کو روانہ کیا اور ان کی استقامت کی دعا کی۔

تحصیل ہارون آباد میں شیزان کا بائیکاٹ

بہاولنگر (نمائندہ ختم نبوت) تحصیل ہارون آباد تحصیل فورٹ عباس (ضلع بہاولنگر) میں شیزان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ جاری ہے جونہی علاقہ کے دوکانداروں کو معلوم ہوا کہ شیزان کی فیکٹری گستاخان رسول مرزائیوں کی ملکیت ہے۔ انہوں نے بوتلوں اور دیگر مشروبات کی فروخت کو بند کر دیا ہے حتیٰ "محمد عربی" کے شیدائی نے تو بوتلوں کو اٹھا کر سڑک پر پھینک دیا۔ پورے علاقہ میں نوجوانوں نے اس سلسلے میں زبردست تحریک چلائی ہوئی ہے بلکہ شہر کے در و دیوار پوسٹروں سے بھرے پڑے ہیں اور دیواروں پر زبردست کی گئی ہے حتیٰ کہ بجلی کے کھمبوں کے ساتھ بھی بڑے بڑے بورڈ لٹکائے گئے ہیں۔ نوجوانوں میں سے عبدالرحمٰن اور عاجز علی سیف اللہ سیفی، عبدالغفار وغیرہ نے علاقہ بھر میں مہم چلائی ہوئی ہے۔ مرزائیوں اور ان کے حامیوں کی طرف سے کئی بار ختم نبوت کے مجاہدوں کو تھانوں میں بلا بلا کر دھمکیاں دی گئی

بقیہ: عشق مصطفےٰ

حضورؐ کی جدائی کا خیال ہے۔ ان کا یہ حال سن کر حضورؐ کو بھی خیال ہوا۔ اور زبان مقدس سے ارشاد فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ حضور کریم کی زبان مبارک سے ان کو یہ بشارت حاصل ہوئی تھی۔ کہ اسی وقت رب جلیل کی بارگاہ سے حضرت جبرائیلؑ یہ پیغام لائے۔ کہ من یطع اللہ والرسول تا وکفیٰ باللہ شہیدا تک آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

سبحان اللہ۔ کیا مقام ہے حضور پاکؐ کے عاشقوں کا کہ رب کریم نے حضورؐ کی محبت میں کیسے رفیق آخرت نصیب فرمائے

یعنی پیغمبر، صدیق، شہید۔ اور صالحین کیا خوب رفاقت ہے ان کی یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کا علم کافی ہے۔ اب جو لوگ خاتم النبیین رحمۃ للعالمینؐ سے محبت کی بجائے بغض و عناد رکھتے ہوئے آپؐ کے بعد مرزا قادیانی کو نبی مسیح موعود مانیں یا تسلیم کریں۔ تو وہ یقیناً مرتد زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ صحیح دین سمجھنے کی اور اس پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

بقیہ: آپ بیتی

ہو کر بالآخر اسلامی ممالک کے باشندوں کی پسماندگی پر برس پڑتے ہیں، اور وہ جان بوجھ کر اس حقیقت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں کہ مسلمانوں کی برائیاں اسلامی تعلیمات کا نتیجہ نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے ملکی اور سیاسی حالات کے باعث ان پر غربت و افلاس اور جہالت و پسماندگی کی گھٹا ئیں طاری ہو گئی ہیں۔ مجھے صرف اس امر کا افسوس ہے کہ سچائی کو ہم سے پہلے کیوں نہ دیکھ سکی۔ اس لیے کہ اس طرح نہ صرف یہ کہ میں خود زیادہ مسرور و خوش وقت ہو جاتی بلکہ ملت اسلامیہ کے لیے بھی زیادہ کارآمد و مفید بن سکتی۔

بقیہ: فضائل صدقات

تھے کہ لوگ اپنے بعد آدمیوں کو چھوڑ کر جاتے ہیں۔ ملک کو چھوڑ کر جا رہا ہوں، مطلب یہ تھا کہ میوات کا خطہ جہاں لاکھوں آدمی ان کی کوشش سے نمازی بنے ہزاروں تہجد گزار بنے، ہزاروں حافظ قرآن، ان سب کا ثواب انشاء اللہ ان کو ملتا رہے گا اور اب یہ خوش قسمت جماعت عرب و عجم میں تبلیغ کرتی پھر رہی ہے، ان کی کوشش سے جتنے آدمی کسی دینی کام میں لگ جائیں گے، نماز و قرآن پڑھنے لگیں گے اس سب کا ثواب ان کوشش کرنے والوں کو بھی ہوگا اور ان کو بھی ہوگا جن کو یہ مسرت تھی کہ میں ملک کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

ضرب قاہر بر مرزائی شاطر

ظہور مہدی

مولانا عبدالرسول فیروزی

سوال نمبر ۲ :۔ حدیث میں ہے کہ کیف انتم اذا نزل عیسٰی بن مریم فیکم و امامکم منکم یعنی تمہاری کیا شان ہوگی ۔ جب عیسٰی بن مریم تم میں نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا ، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عیسٰی تم سے ہوگا اور وہی تمہارا امام ہوگا۔

جواب :۔ اس حدیث میں دراصل آسمان کا لفظ بھی ہے ۔ جسے مسلم وبخاری نے بیان نہیں کیا ۔ اور کنز العمال میں یہ لفظ موجود ہے ۔ کنز العمال میں ہے کہ کیف انتم اذا نزل عیسٰی بن مریم من السماء فیکم و امامکم منکم یعنی تمہاری اس وقت کیا شان ہوگی جب عیسٰی بن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا ۔ سو معلوم ہوگیا کہ عیسٰی علیہ السلام تو آسمان سے اتریں گے ، مرزا کی کی مہدویت یہیں سے باطل ہوگئی ۔

۲۔ کیف انتم کے الفاظ قابل غور ہیں ۔ یعنی اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی ۔ اب امت کی شان تو اس سے زیادہ ہے کہ بنی اسرائیل کا نبی اس امت کے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو ۔ حدیث کا مفہوم یہ ہوا "تمہاری اس وقت کیا شان ہوگی جب عیسٰی ابن مریم آسمان سے اتریں گے اور وہ اس وقت کے امام کے پیچھے نماز پڑھے گا۔

۳۔ واؤ عطف تفسیری کے لیے نہیں ہے اگر یہاں عطف تفسیری ہوتا تو یہ الفاظ ہوتے وھو امامکم منکم مگر یہاں پر ھُوَ نایاب ہے جس کا مرجع عیسٰی ہو ۔ لہذا عیسٰی علیہ السلام اور امام مہدی میں فرق لازم ہے ۔

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مہدی میری عترت سے ہوگا ۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا اس کے علاوہ متعدد احادیث پہلے لکھی جا چکی ہیں جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ عیسٰی اور ہے اور مہدی اور ہے ۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات جلد۴ صہ۳۴۲ پر فرماتے ہیں ۔

" بدانکہ احادیث درباب بودن مہدی از فاطمہ زہرا بحد تواتر رسیدہ تقیید بودن او از اولاد امام حسن رض یا امام حسین رض و در بعضے احادیث تخصیص بودن او از اولاد امام حسن رض واقع شدہ چنانکہ درایں حدیث کہ از امیر المومنین علی رض روایت یافتہ وہ در بعضے احادیث او از اولاد حسین رض نیز واقع شدہ ! سلام اللہ علیہم اجمعین ۔

ترجمہ :۔ جان لو کہ امام مہدی کے اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونے کے بارے احادیث تواتر کی حد کو پہنچ چکی ہیں اور ان احادیث میں ان کے امام حسن رض یا امام حسین رض کی اولاد سے ہونے کی کوئی قید مذکور نہیں اور بعض احادیث میں ان کا امام حسن رض کی اولاد سے ہونا واقع ہوا ہے جیسا کہ اس حدیث میں جو امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت یافتہ ہے اور بعض احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ امام حسن رض کی اولاد سے ہوں گے ان سب پہ اللہ تعالیٰ سلام بھیجے ۔" (اشعۃ اللمعات ج ۴ صہ ۳۴۲)

ملا علی قاری " مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں

" واختلف فی انہ من بنی الحسن او من بنی الحسین ویمکن ان یکون جامعاً بین النبتین الحسنین والاظھر انہ من جھۃ الاب حسنی ومن جانب الام حسینی "

ترجمہ :۔ اس میں اختلاف ہے کہ وہ امام مہدی بنی حسن رض سے ہوں گے یا بنی حسین رض سے ، اور ممکن ہے کہ دونوں کی اولاد سے ہوں اور غالب یہ ہے کہ باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے ۔"

(مرقاۃ ج نمبر ۱۰ صہ ۱۷۴)

اب مرزا کو مغل بچہ ہونے کے باوجود اگر اپنے فاطمی ہونے کا الہام ہو جاتا ہے اور کبھی چینی الاصل اور کبھی فارسی الاصل ہونے کا الہام ہو جاتا ہے تو اس خبط اور مالیخولیا کا اہل اسلام کے پاس کوئی علاج نہیں ۔

امام وہ ہو سکتا ہے جو غلامانہ خصلتوں سے پاک ہو اور صاحب ورنا صاحب تحمل ہو ۔ مرزا کی زندگی کا اکثر حصہ گورنمنٹ عالیہ انگریز کی حمایت و تائید میں گذرا حتیٰ کہ اسی محسن گورنمنٹ کی خاطر جہاد کو بھی منسوخ کیا اور گالی گلوچ سے ان کی کتابیں بھری ہیں اس رسالہ کا صفحہ ۱۰۱ ملاحظہ کریں ۔ ایسی خصلتوں والا آدمی ہرگز امام نہیں ہو سکتا

نزول عیسٰی ابن مریم ؑ

رانا عبدالستار قصبہ روڈہ ضلع خوشاب

جن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے اور وہ آپ کی قسم کو سچا سمجھتے ہیں وہ بغیر کسی تاویل کے تسلیم کریں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عیسٰی علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی خبر دی ہے اور جو لوگ نزول عیسٰی (علیہ السلام) ابن مریم " کے الفاظ میں تاویل کر کے اس کے مفہوم کو مرزا قادیانی پر یا کسی اور پر چسپاں کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں وہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم پر بھی ایمان نہیں رکھتے ، اور نہ آپ کو صادق القول سمجھتے ہیں

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

بانیٔ ادارہ، ولی کامل حضرت مولانا فضل محمد صاحبؒ فاضل دیوبند

جامعہ قاسم العلوم فقیروالی

نئے سال کا داخلہ

- اگر آپ اپنے بچوں کو دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا چاہتے ہیں تو انہیں جامعہ قاسم العلوم میں داخل کرائیں۔
- جہاں صاف ستھرا اور پاکیزہ ماحول۔
- قابل، جید، ماہر اور شفیق و ہمدرد اساتذہ کرام۔
- ابتدائی عربی سے بشمول دورۂ حدیث شریف تعلیم کا بہترین انتظام۔
- طلباء کو معقول وظائف کے ساتھ خوراک و رہائش وغیرہ کا بہترین بندوبست۔
- فاضل عربی، فاضل فارسی، درجہ حفظ و ناظرہ و تجوید و قرأت کا اعلیٰ انتظام۔

جدید سال کا داخلہ

جامعۃ قاسم العلوم کا جدید سال کا داخلہ ۵ر شوال المکرم سے ۲۰ر شوال المکرم تک ہوگا۔

خواہشمند طلباء یا ان کے والدین

مندرجہ ذیل پتہ پر فوری رابطہ قائم کریں

محمد قاسم قاسمی، مہتمم جامعہ قاسم العلوم (رجسٹرڈ) فقیروالی ضلع بہاولنگر فون ۱۳